۱۵ اگست ۲۰۱۱ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جناب عبدالغفار جنبہ صاحب!

وعلیکم السلام۔ آپکا طویل ترین خط جناب سید مولود احمد صاحب کے ذریعہ موصول ہوا۔ زحمت اٹھانے کا شکریہ۔ آپ نے سیدنا حضرت مسیح موعود و مہدی موعود علیہ السلام کو کسطرح اور کس حیثیت میں حضورؑ کو نبی تسلیم کرتے ہیں اور سیدنا حکیم مولانا نورالدین بھیروی کو خلیفہ اولؓ کو قبول کیا تو کیا سمجھ کر کیا؟ اگر آپ ان مقدس ہستیوں اور خدا کے مصلحین کو انکی اصلی صورت میں قبول کیا ہوتا تو آپ کو حضرت مرزا بشیرالدین محمود احمدؓ کی خلافت قبول کرنے میں ہرگز کسی قسم کی جھجھک نہ ہوتی کہ وہ کیوں مصلح موعود ہونے کا دعویٰ فرمایا؟ آپکی ساری کہانی حضرت مصلح موعود کے گرد گھومتی ہے کیونکہ آپ نے بھی مجدد اور مصلح موعود ہونے کا دعویٰ کیا ہے جو پیشگوئی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے فرزند ارجمند کے بارے میں سبز اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء فرمائی ہے وہ اتنی واضح اور شفاف ہے کہ ایک غبی بھی اس کو پڑھ لے تو آسانی سے سمجھ لے گا۔ اسکے ایک حصہ کی عبارت یہ ہے "ایک زکی غلام (لڑکا) تجھے ملے گا وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ذریت و نسل ہوگا" اس عبارت میں کیا ابہام اور مخفی شرط نظر آتی ہے۔ پھر فرمایا گیا "وہ کلمۃ اللہ ہے وہ سخت ذہین و فہیم ہوگا اور دل کا حلیم ہوگا اور علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائیگا اور اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا اور زمین کے کناروں تک شہرت پائیگا" اسکی ایک صفت یہ بھی بیان ہوئی ہے کہ وہ کلام اللہ کے مرتبہ کو دنیا پر ظاہر کرے گا اور انھوں نے ان ساری صفات کو اپنی زندگی میں عملاً ثابت کرکے دکھا دیا۔ قرآن کریم کا بامحاورہ ترجمہ تفسیر صغیر کے نام سے معروف ہے اور آپ نے قرآن کریم کی تفسیر بھی کئی جلدوں میں فرمائی۔ آپ نے نظام جماعت کو باقاعدہ منظم فرمایا۔ آپ نے بہت سی تحاریک فرمائیں جن میں سے ایک شدھی کی تحریک بھی ہے جو ۱۹۲۳ء میں جاری ہوئی ہندوں کی اس تحریک کا اس طرح مقابلہ آپکی رہنمائی میں کیا گیا کہ ان تمام مسلمانوں کو جو ہندو بنا دیئے گئے تھے انھیں پھر سے اسلام میں واپس لایا گیا۔ ۱۹۳۴ء میں احرار نے اعلان کیا کہ قادیان کی اینٹ سے اینٹ بجا دیں گے۔ اس وقت اس مصلح موعود نے فرمایا کہ زمین احرار کے قدموں سے نکلتی جا رہی ہے۔ اور اسی سال تحریک جدید کا اعلان فرمایا ساری دنیا اسکی شاہد ہے اور ہم اسبات کی گواہی دیتے ہیں کہ آج جماعت احمدیہ 200 دنیا کے ممالک میں قائم ہو چکی ہے۔ پھر آپ نے وقف جدید کی تحریک فرمائی جس کا مقصد ملکوں اور شہروں کے دور دراز مقامات تک اسلام کا پیغام پہنچایا جا رہا ہے اور ہر سال لاکھوں نیک روحیں جماعت میں داخل ہو رہی ہیں اور احمدیت کا یہ قافلہ خلفاء کی سرکردگی میں منزلوں پر منزلیں طے کرتا جا رہا ہے۔ الحمدللہ۔

ہمارے ایک نہایت عزیز بھائی مکرم مجید احمد صاحب جن کو سید مولود احمد صاحب بھی خوب جانتے ہیں نے آپ سے فون پر کچھ گفتگو ہوئی اور انھوں نے آپ سے دو آیات قرآنی کے معنی دریافت فرمائے جسکے جواب میں آپ نے فرمایا کہ مجھے عربی نہیں آتی اور آپکا دعویٰ مصلح موعود کا ہے؟ میری آپ سے نہایت عاجزانہ درخواست ہے کہ اپنے دعویٰ پر نظر ثانی فرمائیں اور اگر آپ نے دین اسلام کی خدمت بطور مجدد کرنی ہے تو سو بسم اللہ جسطرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے پہلے تیرہ مجدد دین گزرے ہیں انھوں نے ہرگز یہ دعویٰ نہ کیا کہ وہ مجدد ہیں بلکہ عملی رنگ میں انھوں نے دین کی جو خدمت کی ہے وہ خدا کی سند خوشنودی حاصل کر چکے ہیں۔ اللہ ان سے اور وہ اللہ سے راضی ہو گئے اور یہی انسانی زندگی کا نچوڑ اور مقصود ہے۔ دعوے کرنے والے دنیا میں بہت ہیں مگر عمل کرنے والوں کا فقدان ہے۔ آپکے بقول اللہ آپکے ساتھ ہے تو پھر دنیا سے ڈرنا کیا معنی رکھتا ہے؟ آپ اپنا کام کرتے جائیں اگر اللہ آپکے ساتھ ہے تو کامیابی آپکا مقدر ہے۔

مسیح موعود علیہ السلام کے زمانے میں بھی اسی طرح کے دعوے دار تھے جنھوں نے حضورؑ کے خلاف کفر کے فتوے بھی دیئے مگر کیا حضورؑ اپنے مشن میں نعوذ باللہ ناکام ہوئے؟ آخر میں ایک بات کرکے اپنی بات کو ختم کرتا ہوں۔ آپ مسیح موعودؑ کو اللہ کا نبی مانتے ہیں حضورؑ فرماتے ہیں جماعت احمدیہ خدا کے ہاتھ کا لگایا ہوا پودا ہے اور آپ اسی جماعت کی شدت سے مخالفت کرتے ہوئے نہ صرف مسیح موعود علیہ السلام کا انکار کر رہے ہیں بلکہ اس خدا کا بھی جس نے اس جماعت کو قائم فرمایا۔ فقط

محمد عبدالماجد صدیقی۔ کینیڈا

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ　　　نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ　　　وَعَلٰی عَبۡدِالۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

مَنِ اھۡتَدٰی فَاِنَّمَا یَھۡتَدِیۡ لِنَفۡسِہٖ وَمَنۡ ضَلَّ فَاِنَّمَا یَضِلُّ عَلَیۡھَا وَلَا تَزِرُ وَازِرَۃٌ وِّزۡرَ اُخۡرٰی
وَمَا کُنَّا مُعَذِّبِیۡنَ حَتّٰی نَبۡعَثَ رَسُوۡلًا (بنی اسرائیل ـ۱۶)

جو ہدایت کو قبول کرے گا اُس کا ہدایت پانا اُسی کی ذات کے فائدہ کیلئے ہے اور جو (ہدایت کو ردّ کر کے) گمراہ ہوگا۔ اُس کا گمراہ ہونا اُسی کے خلاف پڑے گا اور کوئی بوجھ اُٹھانے والی جان کسی دوسری (جان) کا بوجھ نہیں اُٹھائے گی۔ اور ہم ہرگز عذاب نہیں بھیجتے جب تک کوئی رسول نہ بھیج لیں۔

جھوٹے دعویٰ مصلح موعود کی پیروی کا نتیجہ ذِلت اور رسوائی

جناب محمد عبدالماجد صدیقی صاحب آف کینیڈا

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاۃ۔

خیرم وخیر خواہم۔ ایک صفحہ پر مشتمل آپکا جوابی خط موصول ہوا ہے۔ جوابی نوازش نامے کیلئے آپکا شکریہ۔ میں نے آپ کو ایک طویل خط لکھ کر کوئی زحمت نہیں اُٹھائی بلکہ میں تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے تفویض کردہ ایک فرض کی ادائیگی کر رہا ہوں۔ جناب واضح ہو کہ پیشگوئی مصلح موعود کے مصداق کو پرکھنے کیلئے قرآن کریم اور حضرت بانئے جماعتؑ پر زکی غلام سے متعلق مبشر اِلہامات سے بڑھ کر کوئی اور اعلیٰ معیار نہیں ہوسکتا۔ خاکسار نے آپکے نام اپنے مفصل خط میں خلیفہ ثانی صاحب کے حلفیہ دعویٰ مصلح موعود (زکی غلام) کو قرآن کریم اور زکی غلام سے متعلقہ حضرت مہدی و مسیح موعودؑ کے مبشر اِلہامات کی روشنی میں قطعی طور پر جھٹلا دیا ہے۔ اگر آپکا اُس اللہ تعالیٰ پر یقین ہے جس نے اپنے پیارے نبی حضرت محمد مصطفٰے ﷺ پر ایسی عظیم الشان وحی متلو نازل فرمائی جس کی مثال نہ پہلے زمانوں کے انبیاء علیہم السلام پر نازل ہونیوالے کلام اِلٰہی میں ملتی ہے اور نہ ہی ایسی عظیم الشان وحی متلو آئندہ کسی نبی یا رسول پر نازل ہوگی۔ اگر آپ عربی اور اُمی رسول ﷺ جن پر اللہ تعالیٰ اور اُسکے فرشتے اور سب مومن درود اور سلامتی (اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوۡنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا صَلُّوۡا عَلَیۡہِ وَسَلِّمُوۡا تَسۡلِیۡمًا (احزاب ـ۵۷) یقیناً اللہ اور اِسکے فرشتے نبیؐ پر درود بھیجتے ہیں اے مومنو! تم بھی اس پر درود اور سلامتی بھیجو) بھیجتے ہیں اور اسی طرح اگر آپ حضرت مہدی و مسیح موعودؑ کی صداقت پر کامل یقین رکھتے ہیں تو پھر میرے دعویٰ موعود زکی غلام مسیح الزماں (مصلح موعود) کو جھٹلانے اور خلیفہ ثانی صاحب کے جھوٹے دعویٰ مصلح موعود کو سچا ثابت کرنے اور سرسبز رکھنے کیلئے قرآن کریم اور زکی غلام سے متعلقہ مبشر اِلہامات کی روشنی میں آپکے پاس صرف دو آپشنز (options) ہیں جو کہ درج ذیل ہیں۔

پہلا آپشن (option)۔ آپ مجھے قرآن کریم میں سے کوئی ایسی مثال دے دیں جس سے یہ ثابت ہوتا ہو کہ اللہ تعالیٰ اپنے نبیوں اور رسولوں کو موعود بچے دے کر اور پھر اِن موعود بچوں کی پیدائش کے بعد بھی اِن موعود بچوں کی پیدائش کی بشارتیں اپنے نبیوں اور رسولوں پر نازل فرماتا رہتا ہے۔ زیادہ مثالوں کی ضرورت نہیں صرف اور صرف ایک مثال۔ اگر آپ قرآن کریم میں سے ایسی کوئی ایک مثال دے دیں گے تو پھر یقیناً جناب خلیفہ ثانی صاحب پیشگوئی مصلح موعود کے دائرہ بشارت میں آجائیں گے۔ ایسی ایک ہی مثال ہمیں یہ یقین دلانے کیلئے کافی ہوگی کہ اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو جناب خلیفہ ثانی صاحب کو بھی وہ موعود زکی غلام مسیح الزماں سے متعلقہ اِلہامی پیشگوئی کا مصداق بنا سکتا ہے۔ ثانیاً۔ کسی کے دعویٰ کے سلسلہ میں اُسکے دعویٰ کے سچا اور جھوٹا ہونے کے دونوں امکانات موجود ہوتے ہیں۔ خلیفہ ثانی صاحب کے حلفیہ دعویٰ مصلح موعود کے سلسلہ میں پھر دوسرا سوال یہ رہ جائے گا کہ آیا اُنکا دعویٰ سچا تھا یا جھوٹا۔ جناب صدیقی صاحب۔ اگر آپ قرآن کریم میں سے مذکورہ بالا (کہ اللہ تعالیٰ نے کسی مبشر وجود کی پیدائش کے بعد بھی اُسکی پیدائش کے متعلق بشارتیں نازل فرمائی ہوں) صرف ایک مثال دے دیں تو خاکسار نہ صرف خلیفہ ثانی صاحب کے دعویٰ کی صداقت کے متعلق سوال نہیں اُٹھائے گا بلکہ اپنا قطعی سچا دعویٰ بھی واپس لے لے گا۔ صدیقی صاحب۔ صرف ایک مثال۔ واضح رہے کہ قرآن کریم وہ عظیم الشان وحی متلو ہے، اور سچ اور جھوٹ میں فرق کرنیوالا ایسا اِلہامی کلام ہے جس کے بارے میں خود اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

قرآن کریم ہادی، میزان اور فرقان ہے۔

(۱) ذٰلِکَ الۡکِتٰبُ لَا رَیۡبَ فِیۡہِ ھُدًی لِّلۡمُتَّقِیۡنَ (البقرہ ـ۳) یہی کامل کتاب ہے اس اَمر میں کوئی شک نہیں، متقیوں کو ہدایت دینے والی ہے۔

(۲) اَللّٰہُ الَّذِیۡۤ اَنۡزَلَ الۡکِتٰبَ بِالۡحَقِّ وَالۡمِیۡزَانَ ط (شوریٰ ـ۱۸) اللہ وہی ہے جس نے حق کیساتھ اس کامل کتاب اور میزان کو اُتارا ہے۔

(۳) تَبٰرَکَ الَّذِیۡ نَزَّلَ الۡفُرۡقَانَ عَلٰی عَبۡدِہٖ لِیَکُوۡنَ لِلۡعٰلَمِیۡنَ نَذِیۡرًا (فرقان ـ۲) وہ ذات بڑی برکت والی ہے جس نے فرقان (یعنی وہ تعلیم جو حق اور باطل میں فرق کر دیتی ہے) اپنے بندے پر اُتارا ہے، تاکہ وہ سب جہانوں کیلئے ہوشیار کرنیوالا بنے۔

(۴) لَایَأْتِیْهِ الْبَاطِلُ مِنْ بَیْنِ یَدَیْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهٖ تَنْزِیْلٌ مِّنْ حَکِیْمٍ حَمِیْدٍ ''(حٰم سجدہ۔۴۳) باطل نہ اِسکے آگے سے آ سکتا ہے اور نہ پیچھے سے، بڑے حکیم اور حمید خدا کی طرف سے وہ اُترا ہے۔

(۵) اِنَّهٗ لَقُرْاٰنٌ کَرِیْمٌ ☆فِیْ کِتَابٍ مَّکْنُوْنٍ☆لَّا یَمَسُّهٗ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ (واقعہ۔۸۰،۷۹،۷۸) یقیناً یہ قرآن بڑی عظمت والا ہے۔اور ایک چھپی ہوئی کتاب میں موجود ہے۔اِس (قرآن) کی حقیقت کو وہی لوگ پاتے ہیں جو مطہر ہوتے ہیں۔

جناب صدیقی صاحب۔اللہ تعالیٰ نے جس کتاب کو فرقان قرار دیا ہے وہ نہ صرف کامل ہے بلکہ ہدایت دیتی ہے متقیوں کو۔اگر آپ میں تقویٰ ہے تو پھر آپ کیلئے فکر والی بات نہیں۔آپ ضرور ہدایت پا جائیں گے۔یہ میزان اور فرقان ہے کیونکہ یہ کسی بھی متنازعہ اَمر کا فیصلہ انصاف کیساتھ کر دیتی ہے۔اور یہ ایسی سچی کتاب ہے کہ جھوٹ نہ اِسکے آگے سے آ سکتا ہے اور نہ ہی پیچھے سے۔اِسی معیار یعنی اللہ کی کتاب کے متعلق وہ بزرگ رسول ﷺ جس پر یہ ذکر نازل ہوا تھا فرماتے ہیں۔

☆''وَقَدْ تَرَکْتُ فِیْکُمْ مَالَنْ تَضِلُّوْا بَعْدَهٗ اِنِ اعْتَصَمْتُمْ بِهٖ کِتَابَ اللّٰهِ۔ ''(ابن ماجہ) (لوگو!) میں تم میں وہ چیز چھوڑ چلا ہوں کہ اگر اِسے مضبوط پکڑ لوگے تو کبھی گمراہ نہ ہوگے وہ قرآن اللہ کی کتاب ہے

اسی معیار یعنی اللہ کی کتاب کے متعلق مثیلِ مصطفےٰ حضرت مہدی و مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ قرآن کریم سے بڑھ کر کوئی حَکم نہیں اور اِسکے فیصلے سے سچا فیصلہ کوئی اور نہیں ہو سکتا۔آپؑ خطبہ الہامیہ میں فرماتے ہیں:۔

(۱)''وَاِنَّ لِلْقُرْاٰنِ شَانًا اَعْظَمَ مِنْ کُلِّ شَانٍ وَاِنَّهٗ حَکَمٌ وَّ مُهَیْمِنٌ وَّ اِنَّهٗ جَمَعَ الْبَرَاهِیْنَ وَبَدَّدَ الْعِدَا۔وَ اِنَّهٗ کِتَابٌ فِیْهِ تَفْصِیْلُ کُلِّ شَیْءٍ وَفِیْهِ اَخْبَارُ مَا یَاْتِیْ وَمَا مَضٰی۔وَلَا یَاْتِیْهِ الْبَاطِلُ مِنْ بَیْنَ یَدَیْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهٖ وَاِنَّهٗ نُوْرُ رَبِّنَا الْاَعْلٰی۔اور قرآن کی وہ اعلیٰ شان ہے کہ ہر ایک شان سے بلند ہے وہ حَکَم ہے یعنی فیصلہ کرنیوالا اور وہ مہیمن ہے یعنی تمام ہدایتوں کا مجموعہ ہے اُس نے تمام دلیلیں جمع کر دیں اور دشمنوں کی جمعیت کو تتّر بتّر کر دیا۔وہ ایسی کتاب ہے کہ اس میں ہر چیز کی تفصیل موجود ہے اور اس میں آئندہ اور گذشتہ کی خبریں موجود ہیں۔اور باطل کو اس کی طرف راہ نہیں ہے نہ آگے سے نہ پیچھے سے اور وہ خدا تعالیٰ کا نور ہے۔''(خطبہ الہامیّہ۔روحانی خزائن جلد۱۶ صفحہ۱۰۳)

(۲)''اور تمہارے لیے ایک ضروری تعلیم یہ ہے کہ قرآن شریف کو مہجور کی طرح نہ چھوڑ دو کہ تمہاری اسی میں زندگی ہے۔جو لوگ قرآن کو عزت دیں گے وہ آسمان پر عزت پائیں گے۔جو لوگ ہر ایک حدیث اور ہر ایک قول پر قرآن کو مقدم رکھیں گے اُن کو آسمان پر مقدم رکھا جائے گا۔نوعِ اِنسان کیلئے رُوئے زمین پر اب کوئی کتاب نہیں مگر قرآن۔''(کشتی نوح۔روحانی خزائن جلد۱۹ صفحہ۱۳)

جناب صدیقی صاحب۔آپ نے اپنے یک صفحہ جوابی مراسلہ میں قرآن کریم میں سے کوئی ایسی ایک مثال نہ دے کر جس سے یہ ثابت ہوتا ہو کہ اللہ تعالیٰ مبشر وجودوں کی پیدائش کے بعد بھی اپنے نبیوں اور رسولوں پر اُنکی پیدائش کے متعلق بشارتیں نازل فرماتا رہتا ہے دراصل خلیفہ ثانی صاحب کے دعویٰ مصلح موعود کے جھوٹے ہونے کا بالواسطہ اقرار کر لیا ہے۔کسی موعود بچے کی پیدائش کے بعد بھی اُسکی پیدائش کے متعلق بشارتیں دیتے رہنا نہ صرف عقلاً محال ہے بلکہ یہ اِلٰہی سنت کے بھی خلاف ہے۔چونکہ خلیفہ ثانی صاحب کا دعویٰ مصلح موعود نہ صرف غیر معقول ہے بلکہ یہ اللہ تعالیٰ کی اُس سنت کے بھی خلاف ہے جو کہ قرآن کریم میں وارد ہو چکی ہے لہٰذا آپ یا جماعت احمدیہ (حیاتِ مسیح کے باطل عقیدے کی طرح) خلیفہ ثانی صاحب کے جھوٹے دعویٰ مصلح موعود کو تا قیامت سچا ثابت نہیں کر سکتے۔اتقوا اللہ۔اتقوا اللہ۔اتقوا اللہ۔

دوسرا آپشن (option)۔حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام پر زکی غلام سے متعلق مبشر الہامات کا سلسلہ نزول ۱۸۸۱ء سے شروع ہو کر ۶،۷۔نومبر ۱۹۰۷ء تک جاری رہتا ہے۔حضورؑ نے ان مبشر اِلہامات کو اپنی زندگی میں اخباروں، رسالوں اور کتب میں شائع فرما دیا تھا۔آپؑ کا ان مبشر اِلہامات کو شائع فرمانا ظاہر کر رہا ہے کہ آپ کو اپنے مبشر اِلہامات کی سچائی میں ذرّہ برابر بھی کوئی شک نہیں تھا۔یہ بھی واضح رہے کہ حضورؑ کو اپنے اِلہامی کلام پر اِسکے سچا کلام اللہ ہونے کے ضمن میں اتنا ہی یقین تھا جتنا کہ آپ کو قرآن کریم کی وحی کی سچائی کے بارے میں یقین تھا۔آپ علیہ السلام اپنی وحی کے متعلق فرماتے ہیں:۔''واِنْ کَانَ الامر خلاف ذالک علیٰ فرضِ المحالِ فنبذنا کلہ من ایدینا کالمتاع الردّی و مادۃِ السعال۔''(روحانی خزائن جلد۵، آئینہ کمالات اسلام صفحہ۲۱) اگر میری وحی قرآن کے خلاف ہو تو میں اسے تھوک کی طرح پھینک دوں۔

جناب صدیقی صاحب۔اگر آپ حضرت مرزا غلام احمدؑ کو سچا مہدی اور مسیح موعود مانتے ہیں تو پھر آپ کو حضورؑ کے زکی غلام سے متعلقہ مبشر اِلہامی کلام پر بھی ایمان لانا چاہیے۔یہ مبشر اِلہامات بھی خلیفہ ثانی صاحب کے دعویٰ مصلح موعود (زکی غلام) کو جھٹلا رہے ہیں۔اور اگر آپ نے خلیفہ ثانی صاحب کے جھوٹے دعویٰ مصلح موعود کو سچا ثابت کرنا ہی ہے تو پھر دوسرے آپشن کے طور پر آپکو زکی غلام سے متعلقہ مبشر اِلہامات بطور خاص خلیفہ ثانی صاحب کی پیدائش کے بعد کی نو (۹) اِلہامی بشارتوں (۱۸۹۳ء سے ۶،۷۔نومبر ۱۹۰۷ء تک) کو جھوٹا اور نفسانی ثابت کرنا ہوگا۔آپ کو ثابت کرنا ہوگا کہ خلیفہ ثانی صاحب کی پیدائش کے بعد زکی غلام سے متعلقہ نو (۹) اِلہامی بشارتیں نعوذ باللہ جھوٹی اور نفسانی تھیں اور حضرت

مرزا صاحبؑ کونعوذ باللہ اِن نفسانی اور جھوٹی اِلہامی بشارتوں کو سچے اِلہامات سمجھنے میں غلطی لگی تھی۔صدیقی صاحب۔اگر آپ زکی غلام سے متعلق حضرت مہدی و مسیح موعودؑ کی ان نو(۹) اِلہامی بشارتوں (۱۸۹۴ء سے ۶،۷۔نومبر ۱۹۰۷ء تک) کو جھوٹی اور نفسانی ثابت کر دیں گے تو پھر خلیفہ ثانی صاحب کے دعویٰ مصلح موعود کے قابل غور ہونے کی بات تو الگ رہی اس صورت میں تو حضرت مہدی و مسیح موعودؑ کے دعاوی ہی مشکوک ہو جائیں گے۔لیکن آپ نے اپنے یک صفحہ جوابی مراسلہ میں قرآن کریم اور حضرت مہدی و مسیح موعودؑ کے مبشر اِلہامات کا ذکر تک نہیں کیا اور اسکے باوجود اگر آپ اللہ تعالیٰ پر اور آنحضرت ﷺ پر اور اُس اِلہامی کلام پر جو آپ ﷺ پر نازل ہوا اور اسی طرح حضرت مہدی و مسیح موعود پر اور آپکے اِلہامی کلام پر ایمان رکھتے ہیں تو پھر سبحان اللہ آپکے ایمان کے کیا کہنے۔؟؟؟ایمان ہو تو ایسا ہی ہو۔ ؎

کیوں نہیں لوگو تمہیں حق کا خیال ۔دل میں آتا ہے مرے سَو سَو اُبال

آنکھ تر ہے دِل میں میرے درد ہے۔کیوں دِلوں پر اس قدر یہ گرد ہے

بدگماں کیوں ہو خُدا کچھ یاد ہے۔ اِفتراء کی کب تلک بنیاد ہے

جناب صدیقی صاحب۔خاکسار نے اپنے خط میں خلیفہ ثانی صاحب کے دعویٰ مصلح موعود کی تردید کیلئے قرآن کریم اور حضرت مہدی و مسیح موعودؑ کے مبشر اِلہامات کی روشنی میں جو دلائل دیئے ہیں۔آپ نے اپنے جوابی مرسلہ میں اِنکا ذکر تک نہیں کیا۔آپ نے خلیفہ ثانی صاحب کے دعویٰ مصلح موعود کے اثبات کیلئے وہی پرانے اور گھسے پٹے کارنامے (جنہیں سن سن کر افراد جماعت کے کان پک گئے ہیں) پیش کیے ہیں۔اب خاکسار آپکے جوابی مراسلہ کی حقیقت کے متعلق کچھ عرض کرتا ہے۔آپ لکھتے ہیں۔'' آپ نے سیدنا حضرت مسیح موعود و مہدی موعود علیہ السلام کو کس طرح اور کس حیثیت میں حضورؑ کو نبی تسلیم کرتے ہیں اور سیدنا حکیم مولانا نورالدین بھیروی کو خلیفہ اوّلؓ کو قبول کیا تو کیا سمجھ کر کیا ؟''

الجواب۔خاکسار حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام کو وہ سچا مہدی اور مسیح موعود تسلیم کرتا ہے جس کی آنحضرت ﷺ نے اپنی اُمت کو پیشگوئی فرمائی تھی۔سورۃ جمعہ میں اللہ تعالیٰ کے فرمان (وَّ آخَرِیْنَ مِنْهُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِهِمْ وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ (جمعہ۔۴) اور اِن کے سوا ایک دوسری قوم (اُمت کے آخری حصہ) میں بھی وہ اُس (آنحضرت ﷺ) کو بھیجے گا جو ابھی تک اُن سے نہیں ملی اور وہ غالب حکمت والا ہے) کے مطابق آپ علیہ السلام آنحضرت ﷺ کے بروز کامل اور اُمتی نبی تھے۔بقول شخصے ؎

محمد پھر اُتر آئے ہیں ہم میں اور آگے سے ہیں بڑھ کر شان میں

محمد دیکھنے ہوں جس نے اکمل غلام احمد کو دیکھے قادیان میں

جاننا چاہیے کہ آنحضرت ﷺ کی پیشگوئیوں کے مطابق آپکی اُمت میں آپکے بعد ایک سے زیادہ مسیح (تفصیل کیلئے دیکھیں غلام مسیح الزماں صفحات ۱۵۳تا۱۵۹) نزول فرمانے والے ہیں۔ان میں سے ایک مسیح موعود کے متعلق آپ ﷺ فرماتے ہیں!''عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَؓ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ کَیْفَ اَنْتُمْ اِذَانَزَلَابْنُ مَرْیَمَ فِیْکُمْ فَاَمَّکُمْ۔(صحیح مسلم جلد ا باب نزول عیسیٰؑ کا بیان صفحہ ۲۵۵) ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تمہارا کیا حال ہو گا جب ابن مریم نازل ہونگے تم میں، پس وہ تمہاری اِمامت کریں گے۔

میرا ایمان ہے کہ مسیح موعود سے متعلقہ آنحضرت ﷺ کی اس پیشگوئی کے مصداق حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام تھے۔علاوہ اِسکے گذشتہ مجددین اسلام کے برخلاف آپؑ صرف مجدد صدی نہیں تھے بلکہ مجدد الف آخر بھی تھے۔آپ کو معلوم ہونا چاہیے کہ حضورؑ کے مقام و مرتبہ مجدد الف آخر کے کیا معنی ہیں؟ واضح رہے جس طرح غیر احمدی مسلمان خاتم النبیین کے یہ غلط معنی کرتے ہیں کہ اب آنحضرت ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔اسی طرح مجدد الف آخر کے یہ معنی نہیں ہیں کہ اب آپؑ کے بعد کوئی مجدد نہیں آئے گا بلکہ اسکے معنی یہ ہیں کہ اب حضرت بانئے جماعتؑ کے بعد عالم اسلام میں آئندہ جو مجدد بھی آئے گا وہ صرف اور صرف آپکی پیروی میں آئے گا۔آپکی پیروی سے باہر اب کوئی مجدد نہیں آسکتا۔آنحضرت ﷺ کے بعد سلسلہ مجددین میں حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام ویسے ہی آخری مجدد یا مجدد الف آخر ہیں جیسے سلسلہ اَنبیاء میں آنحضرت ﷺ خاتم النبیین یا آخری نبی ہیں۔جس طرح سلسلہ اَنبیاء میں آنحضرت ﷺ خاتم النبیین ٹھہرے کیونکہ نبوت کے تمام کمالات آپکی ذات بابرکات پر ختم ہو گئے اِسی طرح سلسلہ مجددین میں حضرت مہدی و مسیح موعود علیہ السلام آخری مجدد یا مجدد الف آخر ٹھہرے کیوں کہ تجدید کے تمام کمالات آپکی ذات پر ختم ہو گئے۔اور جس طرح آنحضرت ﷺ کے بعد نبوت کا انعام پانے کیلئے آپ ﷺ کی غلامی ایک شرط قرار پائی ہے اِسی طرح حضرت مہدی و مسیح موعود علیہ السلام کے بعد مجددیت کا اِنعام پانے کیلئے آنحضرت ﷺ کے علاوہ حضرت مرزا صاحب کی غلامی اور پیروی بھی ایک شرط قرار پائی ہے۔مزید برآں جس طرح آنحضرت ﷺ خاتم النبیین ہیں اور آپکی نبوت قیامت تک کیلئے ہے لیکن اِس کے باوجود آپکی غلامی میں اُمتی نبوت کا انعام مل سکتا ہے بالکل اِسی طرح حضرت مہدی و مسیح موعودؑ مجدد الف آخر ہیں اور آپکی تجدید قیامت تک کیلئے ہے لیکن اِسکے باوجود آپ کی غلامی اور پیروی میں تجدیدی انعام مل سکتا ہے۔اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے آپؑ کی زندگی میں ہی ۲۰۔فروری ۱۸۸۶ء کی اِلہامی پیشگوئی میں آپؑ کو ایک زکی غلام کی بشارت سے نوازا تھا۔زکی غلام سے متعلق گیارہ مبشر اِلہامات جن کا سلسلہ نزول ۱۸۸۱ء سے شروع ہو کر آپؑ کی وفات کے قریب یعنی ۶،۷۔نومبر ۱۹۰۷ء تک جاری رہا تھا۔یہ مبشر الہامات اس حقیقت پر مہر

تصدیق ثبت کر رہے ہیں کہ یہ موعودز کی غلام جماعت احمدیہ میں آئندہ کسی زمانے میں اپنی آخری بشارت یعنی ۶، ۷۔نومبر ۱۹۰۷ء کے بعد پیدا ہوگا۔اور یہ بھی آپکے علم میں ہونا چاہیے کہ حضورؑ نے اپنے اس موعودز کی غلام کو مصلح موعود کے لقب سے ملقب کیا تھا۔حضرت مہدی و مسیح موعود علیہ السلام اپنے لیکچر سیالکوٹ میں ارشاد فرماتے ہیں۔

''اور ساتواں ہزار ہدایت کا ہے جس میں ہم موجود ہیں۔چونکہ یہ آخری ہزار ہے اس لیے ضرور تھا کہ امام آخر الزماں اِسکے سر پر پیدا ہو۔اور اسکے بعد کوئی امام نہیں اور نہ کوئی مسیح مگر وہ جو اس کے لیے بطور ظل کے ہو۔کیونکہ اس ہزار میں اب دنیا کی عمر کا خاتمہ ہے جس پر تمام نبیوں نے شہادت دی ہے۔اور یہ امام جو خدا تعالیٰ کی طرف سے مسیح موعود کہلاتا ہے وہ مجدد صدی بھی ہے اور مجدد الف آخر بھی۔''(روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۲۰۸)

حضورؑ کے درج بالا ارشاد کے مطابق آپکے بعد آپکی جماعت میں آپکے ظل کے طور پر امام بھی ہونگے اور مسیح بھی۔اب سوال یہ ہے کہ حضورؑ کے بعد یہ امام کون ہونگے اور مسیح کون ہو گا؟ آپؑ نے ان وجودوں کی وضاحت اپنے رسالہ الوصیت میں یوں فرمائی تھی۔''اور چاہیے کہ جماعت کے بزرگ جو نفس پاک رکھتے ہیں میرے نام پر میرے بعد لوگوں سے بیعت لیں (ژ) خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ ان تمام رُوحوں کو جو زمین کی متفرق آبادیوں میں آباد ہیں۔کیا یورپ اور کیا ایشیاء۔اِن سب کو جو نیک فطرت رکھتے ہیں۔توحید کی طرف کھینچے اور اپنے بندوں کو دین واحد پر جمع کرے۔یہی خدا تعالیٰ کا مقصد ہے جس کیلئے میں دنیا میں بھیجا گیا۔سوتم اِس مقصد کی پیروی کرو۔مگر نرمی اور اخلاق اور دُعاؤں پر زور دینے سے اور جب تک کوئی خدا سے رُوح القدس پا کر کھڑا نہ ہو سب میرے بعد مل کر کام کرو۔(الوصیت۔روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۳۰۶۔۳۰۷)

(ژ) ایسے لوگوں کا انتخاب مومنوں کے اتفاق رائے پر ہوگا۔پس جس شخص کی نسبت چالیس مومن اتفاق کریں گے کہ وہ اس بات کے لائق ہے کہ میرے نام پر لوگوں سے بیعت لے۔وہ بیعت لینے کا مجاز ہوگا۔اور چاہیے کہ وہ اپنے تئیں دوسروں کے لیے نمونہ بناوے۔خدا نے مجھے خبر دی ہے کہ میں تیری جماعت کیلئے تیری ہی ذریت سے ایک شخص کو قائم کرونگا اور اُس کو اپنے قرب اور وحی سے مخصوص کرونگا اور اُسکے ذریعہ سے حق ترقی کرے گا اور بہت سے لوگ سچائی کو قبول کریں گے۔سو اِن دنوں کے منتظر رہو۔اور تمہیں یاد رہے کہ ہر ایک کی شناخت اُسکے وقت میں ہوتی ہے اور قبل از وقت ممکن ہے کہ وہ معمولی انسان دکھائی دے یا بعض دھوکہ دینے والے خیالات کی وجہ سے قابل اعتراض ٹھیرے۔جیسا کہ قبل از وقت ایک کامل انسان بننے والا ابھی پیٹ میں صرف ایک نطفہ یا علقہ ہوتا ہے۔''(الوصیت۔روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۳۰۶ حاشیہ)

صدیقی صاحب۔حضرت مہدی و مسیح موعودؑ نے ۱۸۸۹ء میں ''جماعت احمدیہ'' کی بنیاد رکھی تھی۔آپؑ نے اپنی وفات سے چند سال پہلے رسالہ ''الوصیت'' کے مطابق جنوری ۱۹۰۶ء میں صدر انجمن احمدیہ کے قیام کا اعلان فرمایا اور ساتھ ہی دیگر ممبران کے علاوہ حضرت مولانا نورالدین صاحبؓ کو اِس انجمن کا صدر مقرر فرمایا تھا۔مزید برآں رسالہ ''الوصیت'' کے ضمیمہ میں آپؑ نے اِس انجمن کو اپنا جانشین بھی قرار دیا۔آپؑ فرماتے ہیں۔''چونکہ انجمن خدا کے مقرر کردہ خلیفہ کی جانشین ہے اس لیے انجمن کو دنیا داری کے رنگوں سے بکلی پاک رہنا ہوگا اور اسکے تمام معاملات نہایت صاف اور انصاف پر مبنی ہونے چاہئیں۔''(الوصیت۔روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۳۲۵)

حضرت مہدی و مسیح موعود علیہ السلام کے بذات خود نامزد کردہ ممبران صدر انجمن احمدیہ کی فہرست درج ذیل ہے۔

(۱) مولانا مولوی نورالدین صاحب۔صدر (۲) مولوی محمد علی صاحب۔سیکرٹری (۳) خواجہ کمال الدین صاحب۔مشیر قانونی (۴) مولانا مولوی سید محمد احسن صاحب امروہی (۵) صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب (۶) نواب محمد علی خاں صاحب رئیس مالیر کوٹلہ (۷) سیٹھ عبدالرحمٰن صاحب۔مدراس (۸) مولوی غلام حسن خاں صاحب رجسٹرار پشاور (۹) میر حامد شاہ صاحب۔سیالکوٹ (۱۰) شیخ رحمت اللہ صاحب تاجر مالک انگلش ویرہوس لاہور (۱۱) ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب۔لاہور (۱۲) ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب۔لاہور (۱۳) ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب۔لاہور (۱۴) ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب اسٹنٹ سرجن۔(بحوالہ۔مجدد اعظم جلد ۲ صفحہ ۱۰۷)

حضرت بانئے سلسلہ احمدیہ اپنے قائم کردہ اِس ادارے (صدر انجمن احمدیہ) کے متعلق فرماتے ہیں:۔

''میری رائے تو یہی ہے کہ جس اَمر پر انجمن کا فیصلہ ہو جائے کہ ایسا ہونا چاہیے اور کثرتِ رائے اِس میں ہو جائے تو وہی رائے صحیح سمجھنا چاہیے۔اور وہی قطعی ہونا چاہیے۔لیکن اس قدر میں زیادہ لکھنا پسند کرتا ہوں کہ بعض دینی امور میں جو ہماری خاص اغراض سے تعلق رکھتے ہیں مجھ کو محض اطلاع دی جائے اور میں یقین رکھتا ہوں کہ یہ انجمن خلاف منشاء میری ہرگز نہیں کرے گی۔لیکن صرف احتیاطاً لکھا جاتا ہے کہ شاید وہ ایسا اَمر ہو کہ خدا تعالیٰ کا اِس میں کوئی خاص ارادہ ہو۔اور یہ صورت صرف میری زندگی تک ہے اور بعد میں ہر ایک اَمر میں صرف انجمن کا اِجتہاد ہی کافی ہوگا۔''(مرزا غلام احمد عفی اللہ عنہ ۲۷۔اکتوبر ۱۹۰۷ء بحوالہ حقیقت اِختلاف مؤلف مولوی محمد علی صاحب صفحہ ۶۷)

حضرت خلیفۃ المسیح اوّلؓ نے مورخہ ۱۵۔اکتوبر ۱۹۰۹ء کو اپنے خطبہ عید الفطر میں حضرت بانئے سلسلہ احمدیہ کے تصنیف کردہ ''رسالہ الوصیت'' کی حقیقت پر یوں اظہار خیال فرمایا:۔

''حضرت صاحب کی تصنیف میں معرفت کا ایک نکتہ ہے وہ میں تمہیں کھول کر سناتا ہوں۔جس کو خلیفہ بنانا تھا اُس کا معاملہ تو خُدا کے سپرد کر دیا اور اُدھر چودہ اشخاص کو فرمایا کہ تم بحیثیت (بحیثیت۔ناقل) مجموعی خلیفۃ المسیح ہو۔تمہارا فیصلہ قطعی فیصلہ ہے اور گورنمنٹ کے نزدیک بھی وہی قطعی ہے۔پھر اِن چودہ کے چودہ کو باندھ کر ایک شخص کے ہاتھ پر بیعت

کرادی کہ اسے اپنا خلیفہ مانو اور اِس طرح تمہیں اِکٹھا کر دیا۔ پھر نہ صرف چودہ کا بلکہ قوم کا میری خلافت پر اجماع ہو گیا۔ اب جو اجماع کا خلاف کرنیوالا ہے وہ خُدا کا مخالف ہے ۔چنانچہ فرمایا وَیَتَّبِعْ غَیْرَ سَبِیْلِ الْمُؤْمِنِیْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰی وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ وَسَآءَتْ مَصِیْرًا (النساء:۱۱۶)۔ میں نے الوصیت کو خوب پڑھا ہے ۔واقعی چودہ آدمیوں کو خلیفۃ المسیح قرار دیا ہے اور اِنکی کثرت رائے کے فیصلہ کو قطعی فرمایا۔ اب دیکھو کہ انہی متقیوں نے جن کو حضرت صاحب نے اپنی خلافت کیلئے منتخب فرمایا اپنی تقویٰ کی رائے سے، اپنی اجماعی رائے سے ایک شخص کو اپنا خلیفہ و امیر مقرر کیا اور پھر نہ صرف خود بلکہ ہزار ہا ہزار لوگوں کو اسی کشتی پر چڑھایا جس پر خود سوار ہوئے۔ تو کیا خدا تعالیٰ ساری قوم کا بیڑا غرق کر دے گا؟ ہرگز نہیں۔ پس تم کان کھول کر سنو۔ اگر اب اِس معاہدہ کے خلاف کرو گے تو فَاَعْقَبَهُمْ نِفَاقًا فِیْ قُلُوْبِهِمْ (التوبہ:۷۷) کے مصداق بنو گے۔ میں نے تمہیں یہ کیوں سنایا؟ اس لئے کہ تم میں بعض نافہم ہیں جو بار بار کمزوریاں دکھاتے ہیں۔ میں نہیں سمجھتا کہ وہ مجھ سے بڑھ کر جانتے ہیں۔ (خطبات نور۔صفحہ ۴۱۹)

صدیقی صاحب۔ حضرت خلیفۃ المسیح اوّلؓ نے اپنے اِن الفاظ میں ''صدر انجمن احمدیہ'' کو بڑے واضح الفاظ میں خلیفہ کے چناؤ کیلئے ''مجلس اِنتخاب'' قرار دیا ہے۔ اب بعد ازاں جماعت احمدیہ تو قائم تھی اور حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ بھی موجود تھے۔ تبلیغ اسلام کیلئے جماعتی علماء کے علاوہ حضرت بانئ سلسلہ احمدیہ کے جاری کردہ دو اخبارات (الحکم اور البدر) اور رسالہ ریویو آف ریلیجنز (Review of Religions) بھی موجود تھے۔ علاوہ ازیں اَعلائے کلمۂ اسلام، اشاعت توحید اور خلیفہ کے چناؤ کیلئے آپؓ نے ''صدر انجمن احمدیہ'' کے نام سے ایک مقتدر ادارہ بھی قائم فرمایا ہوا تھا۔ اب سوال ہے کہ یہ سب کچھ ہوتے ہوئے حضرت مہدی و مسیح موعودؑ کی قائم کردہ ''صدر انجمن احمدیہ'' کے بالمقابل مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کو اوائل ۱۹۱۱ء میں جماعت احمدیہ میں ایک ''انجمن اَنصار اللہ'' بنانے کی ضرورت کیوں پڑی۔؟ طوالت کے خوف سے اِسکی تفصیل کو یہاں چھوڑتے ہوئے خاکسار آپ سے صرف اتنا کہتا ہے کہ صدر انجمن احمدیہ کے ہوتے ہوئے کیا ''انجمن اَنصار اللہ'' کا قیام دراصل احمدیت کے لَبادے میں محمودیت کا آغاز نہیں تھا؟ ۔

کافی ہے سوچنے کو اگر اہل کوئی ہے

حضرت بانئ جماعت علیہ السلام نے ۱۸۸۴ء میں اپنے دعویٰ مجددیت کا اعلان فرمایا اور آپ نے اپنے دعویٰ کی بنیاد آنحضرت ﷺ کی حدیث مجددین کو قرار دیا تھا۔ جیسا کہ آپؑ فرماتے ہیں۔''آنحضرت ﷺ سے ثابت ہے کہ ہر ایک صدی پر ایک مجدّد کا آنا ضروری ہے اب ہمارے علماء کہ جو بظاہر اتباع حدیث کا دم بھرتے ہیں۔ انصاف سے بتلاویں کہ کس نے اس صدی کے سر پر خدا تعالیٰ سے الہام پا کر مجدّد ہونے کا دعویٰ کیا ہے یوں تو ہمیشہ دین کی تجدید ہو رہی ہے مگر حدیث کا تو یہ منشاء ہے کہ وہ مجدّد خدائے تعالیٰ کی طرف سے آئے گا۔ یعنی علوم لدنیہ و آیات سماویہ کیساتھ۔'' (ازالہ اوہام۔روحانی خزائن جلد۳ صفحہ ۱۷۹)

علاوہ اسکے آپ علیہ السلام نے اپنے بعد اس تجدیدی سلسلہ کے جاری رہنے کے متعلق سینکڑوں جگہ فرمایا ہے۔ خاکسار بطور ثبوت یہاں آپکے چھ (۶) اقتباسات نقل کرتا ہے۔

(۱)''اوّل وہ پیشگوئی رسول اللہ ﷺ کی جو تواتر معنوی تک پہنچ گئی ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہے کہ ہر یک صدی کے سر پر وہ ایسے شخص کو مبعوث کرے گا جو دین کو پھر تازہ کرے گا۔'' (آئینہ کمالاتِ اسلام۔روحانی خزائن جلد۵ صفحہ ۳۴۰)

(۲)''جاننا چاہیے کہ اگرچہ عام طور پر رسول اللہ ﷺ کی طرف سے یہ حدیث صحیح ثابت ہو چکی ہے کہ خدائے تعالیٰ اس اُمت کی اصلاح کیلئے ہر ایک صدی پر ایسا مجدّد مبعوث کرتا رہے گا جو اُس کے دین کو نیا کرے گا۔'' (نشان آسمانی۔روحانی خزائن جلد۴ صفحہ ۳۷۸)

(۳)''یہ بھی یاد رہے کہ ہر ایک زمانہ کیلئے اتمام حجت بھی مختلف رنگوں سے ہوا کرتا ہے اور مجدّد وقت اُن قوتوں اور مَلکوں اور کمالات کیساتھ آتا ہے جو موجودہ مفاسد کا اصلاح پانا اُن کمالات پر موقوف ہوتا ہے سو ہمیشہ خدا تعالیٰ اس طرح کرتا رہے گا جب تک کہ اس کو منظور ہے کہ آثار رشد اور اصلاح دنیا میں باقی رہیں۔'' (شہادت القرآن۔روحانی خزائن جلد۶ صفحہ ۳۴۲)

(۴)''تعجب کی بات ہے کہ تجدید کا قانون یہ روزمرّہ دیکھتے ہیں۔ ایک ہفتہ کے بعد کپڑے بھی میلے ہو جاتے ہیں اور اُن کے دُھلانے کی ضرورت پڑتی ہے لیکن کیا پوری صدی گزر جانے کے بعد بھی مجدّد کی ضرورت نہیں ہوتی۔؟ ہوتی ہے اور ضرور ہوتی ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے یہ سلسلہ قائم کیا۔ کہ ہر صدی کے سر پر ایک مجدّد اصلاح خلق کیلئے آتا ہے۔'' (ملفوظات جلد۳ صفحات ۲۵۴۔۲۵۵)

(۵)''یہ یاد رہے کہ مجدّد لوگ دین میں کچھ کمی بیشی نہیں کرتے ہاں گمشدہ دین کو پھر دلوں میں قائم کرتے ہیں اور یہ کہنا کہ مجدّدوں پر ایمان لانا کچھ فرض نہیں خدا تعالیٰ کے حکم سے انحراف ہے کیونکہ وہ فرماتا ہے وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۔یعنے بعد اس کے جو خلیفے (مجدّد۔ناقل) بھیجے جائیں پھر جو شخص ان کا منکر رہے وہ فاسقوں میں سے ہے۔'' (شہادت القرآن۔روحانی خزائن جلد۶ صفحہ ۳۴۴)

(۶)''غرض یہ بات کوئی نرالی اور نئی نہیں ہے کہ ہر صدی کے سر پر ایک مجدّد آتا ہے۔'' (ملفوظات جلد۴ صفحہ ۳)

صدیقی صاحب۔اُمید ہے اب آپ کو اپنے سوال کا جواب مل گیا ہوگا کہ ’’خاکسار نے سیدنا حضرت مسیح موعود و مہدی موعود علیہ السلام کو کس طرح اور کس حیثیت میں حضورؑ کو نبی تسلیم کیا ہوا ہے‘‘؟ جہاں تک حضرت خلیفۃ المسیح اول ؓ کی ذات کا تعلق ہے تو خاکسار اُنہیں جماعت احمدیہ کا پہلا خلیفہ راشد تسلیم کرتا ہے۔اب تک سلسلہ احمدیہ میں صرف ایک ہی خلیفہ راشد ہوا ہے اور وہ آپکی ذات مقدس تھی۔جس طرح خلفائے راشدین (حضرت ابوبکر صدیق، حضرت عمر، حضرت عثمان اور حضرت علی رضی اللہ عنھم) اموی اور عباسی خلفاء کی طرح نہیں تھے بلکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے رشد و ہدایت یافتہ تھے۔اسی طرح حضرت خلیفۃ المسیح اوّل ؓ بھی اپنے جانشینوں کی طرح نہیں تھے بلکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے سیدھے رستے کی طرف ہدایت یافتہ تھے۔آپکے تقویٰ اور طہارت کے متعلق حضرت مہدی و مسیح موعود امام آخر الزماں علیہ السلام فرماتے ہیں۔

’’وکنت اصرخ فی لیلی و نہاری واقول یاربّ من انصاری یاربّ من انصاری انی فرد مھین.فلما توا تر رفع یدالدعوات.وامتلأ منه حوّالسمٰوات. اجیب تضرعی.وفارت رحمة ربّ العالمین.فاعطانی ربیّ صدیقا صدوقا.....اسمه کصفاته النورانیة نورالدین.....ولما جاء نی ولاقانی ووقع نظری علیه رایته آیةً من آیات ربیّ وایقنت انه دُعائی الذی کنت اداوم علیه واشرب حسی.ونبّانی حدسی.انه من عباداللّٰه المنتخبین.‘‘(آئینہ کمالاتِ اِسلام ۱۸۹۳ء بحوالہ روحانی خزائن جلد ۵ صفحات ۵۸۱-۵۸۳) ’’میں رات دِن خدا تعالیٰ کے حضور چلاّ تا اور عرض کرتا تھا کہ اے میرے ربّ میرا کون ناصر و مددگار ہے۔ میں تنہا ہوں اور جب دُعا کا ہاتھ پے در پے اُٹھا اور فضائے آسمانی میری دُعاؤں سے بھر گئی تو اللہ تعالیٰ نے میری عاجزی اور دُعا کو شرفِ قبولیت بخشا اور ربّ العالمین کی رحمت نے جوش مارا۔اور اللہ تعالیٰ نے مجھے ایک مخلص صدیق عطا فرمایا۔۔۔ اِس کا نام اِسکی نورانی صفات کی طرح نورالدین ہے۔۔۔جب وہ میرے پاس آ کر مجھ سے ملا تو میں نے اُسے اپنے ربّ کی آیتوں میں سے ایک آیت پایا اور مجھے یقین ہو گیا کہ یہ میری اِس دُعا کا نتیجہ ہے جو میں ہمیشہ کیا کرتا تھا اور میری فراست نے مجھے بتایا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے منتخب بندوں میں سے ہے۔‘‘ (ترجمہ از عربی عبارت بحوالہ مرقاتُ الیقین فی حَیاتِ نورالدّین صفحہ ۱-۲ مرتبہ اکبر شاہ خاں نجیب آبادی)

حضرت مہدی و مسیح موعودؑ نے اپنے بعد جن اماموں یا انتخابی خلفاء کا ذکر فرمایا تھا وہ قدرت ثانیہ کے مظاہر ہر گز نہیں تھے بلکہ حضورؑ کے نزدیک آپکے بعد قدرت ثانیہ کا پہلا مظہر رُوح القدس پا کر کھڑا ہونیوالا آپ کا موعود زکی غلام تھا جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک ارشاد کے مطابق حضرت بانئے جماعتؑ کے بعد آئندہ صدی ہجری (پندرھویں صدی ہجری) کے سر پر نازل ہونا تھا۔قدرت ثانیہ کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح اوّل ؓ کا بھی یہی عقیدہ تھا اور اگرچہ صدر انجمن احمدیہ کے علاوہ ساری جماعت آپکے انتخاب پر متفق تھی لیکن اِسکے باوجود آپ ؓ اپنے آپ کو قدرت ثانیہ کا مظہر نہیں سمجھتے تھے۔آپ ؓ اپنے آپ کو صرف امام جماعت اور انتخابی خلیفہ سمجھتے تھے اور آپکا یقین اور ایمان تھا کہ آئندہ نزول فرمانیوالا موعود زکی غلام (مصلح موعود) ہی قدرت ثانیہ کا مظہر ہے اور وہی مجدد موعود ہوگا۔حضرت میر ناصر نواب صاحب کی درخواست پر آپ ؓ اپنی خلافت کے دوران اہل بیت اور جید اصحاب کیساتھ مل کر قدرت ثانیہ کے نزول کیلئے بڑے درد اور الحاح کیساتھ دعائیں کرتے رہے۔جیسا کہ تاریخ احمدیت کا درج ذیل حوالہ اس حقیقت پر شاہد ہے۔

’’قدرتِ ثانیہ کیلئے اِجتماعی دعا: ۔حضرت میر ناصر نواب صاحب نے حضرت خلیفہ اوّل ؓ کی خدمت میں عرض کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قدرتِ ثانیہ کے ظہور کیلئے ہر ملک میں اکھٹے ہو کر اِجتماعی دعا کرنے کا ارشاد فرمایا۔چنانچہ حضرت خلیفہ اوّل ؓ نے مولوی محمد علی صاحب کو حکم دیا کہ وہ اخبارات میں اِجتماعی دعا کی تحریک شائع کریں۔چنانچہ اُنہوں نے اِسکی تعمیل میں اعلان شائع کر دیا۔قادیان میں حضرت میر صاحب ایک عرصہ تک مسجد مبارک میں یہ اِجتماعی دعا کراتے رہے۔‘‘ (تاریخ احمدیت جلد ۳ صفحہ ۲۱۲)

صدیقی صاحب۔اگر اِنتخابی خلافت یا امامت حضرت خلیفۃ المسیح اوّل ؓ کی نظر میں قدرتِ ثانیہ ہوتی تو آپ ؓ ضرور حضرت میر ناصر نواب سے یہ اِرشاد فرماتے کہ قدرتِ ثانیہ تو مجسم رنگ میں خلیفۃ المسیح اوّل کی صورت میں آپ لوگوں کے سامنے موجود ہے اور اب آپ کس قدرتِ ثانیہ کیلئے دعائیں کرنا اور کروانا چاہتے ہیں۔؟ لیکن آپ ؓ نے ایسا نہیں فرمایا بلکہ آپ ؓ بذاتِ خود جماعت کے ساتھ مل کر قدرتِ ثانیہ کے نزول کیلئے دعائیں کرتے رہے۔مزید برآں واضح ہو کہ محترم جناب ملک غلام فرید صاحب ایم۔اے کے برادر اکبر مکرم ماسٹر نواب الدین صاحب مرحوم حضرت خلیفۃ المسیح اوّل ؓ کا قرآن کریم کا درس باقاعدگی کیساتھ نوٹ کیا کرتے تھے۔ذیل کے الفاظ حضرت کے درس فرمودہ یکم دسمبر ۱۹۱۲ء سے لیے گئے ہیں۔مکرم ماسٹر صاحب مرحوم لکھتے ہیں کہ یکم دسمبر ۱۹۱۲ء کے درس میں حضرت خلیفۃ المسیح اوّل ؓ نے فرمایا تھا: ’’تیس برس کے بعد اِنشاء اللہ مجھے اُمید ہے کہ مجدد یعنی موعود (قدرتِ ثانیہ) ظاہر ہوگا۔‘‘ (حیات نور صفحہ ۶۰۴ مؤلف شیخ عبدالقادر مرحوم سابق سوداگرمل)

مندرجہ بالا حوالہ سے ایک بار پھر یہ حقیقت طشت از بام ہو گئی کہ حضرت مولانا نورالدین خلیفۃ المسیح اوّل ؓ قطعی طور پر احمدیہ اِنتخابی خلافت کو قدرتِ ثانیہ نہیں سمجھتے تھے بلکہ آپ اُن اِلہامی خلفاء کے سلسلہ کو جو پہلے ہی محمدی سلسلہ میں مجددین کے رنگ میں مبعوث ہوتے چلے آ رہے ہیں قدرتِ ثانیہ سمجھتے تھے۔یہ الگ بات ہے کہ آپ ؓ نے احمدیہ سلسلہ میں موعود قدرتِ ثانیہ کے نزول کے وقت کا جو تعین فرمایا تھا یہ محض آپ ؓ کا ایک اِجتہاد تھا۔جبکہ فی الحقیقت احمدی موعود قدرتِ ثانیہ کے مظہر اوّل (زکی غلام مسیح الزماں و مصلح موعود) نے اُمت محمدیہ میں آنے والے مجددوں کی طرح آئندہ صدی یعنی پندرھویں صدی ہجری کے سر پر رُوح القدس پا کر کھڑا ہونا تھا۔

جناب صدیقی صاحب۔خاکسار نے حضرت مہدی ومسیح موعودؑ اور حضرت خلیفۃ المسیح اوّلؓ کے مقام ومرتبہ کے بارے میں پوچھے گئے آپ کے سوال (آپ نے سیدنا حضرت مسیح موعود ومہدی موعود علیہ السلام کو کس طرح اور کس حیثیت میں حضورؑ کو نبی تسلیم کرتے ہیں اور سیدنا حکیم مولانا نورالدین بھیروی کو خلیفہ اولؓ کو قبول کیا تو کیا سمجھ کر کیا؟) کا مفصل جواب دیدیا ہے اور مجھے اُمید ہے کہ اب آپ کو علم ہو گیا ہوگا کہ میرا حضورؑ اور حضرت خلیفہ اوّلؓ پر کیسا ایمان ہے؟ یہ بھی آپ کو پتہ چل گیا ہوگا کہ میں کوئی برائے نام قسم کا مومن یا منافق یا فاسق قسم کا انسان نہیں ہوں بلکہ دل کی گہرائیوں سے محمدی مریم کے صدق اور آپکے خلیفہ اوّل کے تقویٰ اور رشد وہدایت پر یقین رکھتا ہوں۔اور یہ بھی محکم یقین رکھتا ہوں کہ محمدی مریم علیہ السلام کی یہ دعا ہی تھی جو اس عاجز کو زمین سے اُٹھا کر آسمان پر لے گئی اور پھر آنحضرت ﷺ اور محمدی مریم کی دعاؤں کے صدقے بزرگ وبرتر ربّ نے اس عاجز کو روح القدس سے سرفراز فرما کر اور روحانی اسلحہ سے لیس کر کے بنی نوع انسانوں کی بالعموم اور جماعت احمدیہ کی بالخصوص اصلاح کیلئے نازل فرمایا ہے۔صدیقی صاحب۔خاکسار نے تو آپکے سوال کا مفصل جواب دیدیا ہے کہ اس عاجز نے سیدنا حضرت مسیح موعود ومہدی موعود علیہ السلام کو کس طرح اور کس حیثیت میں (دِل کی گہرائیوں سے۔ناقل) نبی تسلیم کیا ہوا ہے اور اسی طرح سیدنا حکیم مولانا نورالدین بھیروی خلیفہ اوّلؓ کو کس طرح اور کس حیثیت میں قبول کیا ہوا ہے اور کیا سمجھ کر کیا ہے؟ اُمید واثق ہے کہ آپکی تسلی ہوگئی ہوگی۔

جناب صدیقی صاحب۔خاکسار اب آپکا سوال آپکے آگے رکھ کر آپ سے پوچھتا ہے کہ آپ نے سیدنا حضرت مسیح موعود ومہدی موعود علیہ السلام کو کس طرح اور کس حیثیت میں تسلیم کیا ہوا ہے اور اسی طرح سیدنا حکیم مولانا نورالدین بھیروی خلیفہ اوّلؓ پر بھی آپکا کس قسم کا ایمان ہے؟

(۱) کیا آپ واقعی بانئے جماعت حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام کو مہدی ومسیح موعود اور اُمتی نبی مانتے ہیں؟ اگر آپکے ایمان کا ایسا ہی حال ہے تو بلا شک وشبہ حضورؑ کو میثاق النبیین کے مطابق دیئے گئے زکی غلام سے متعلق نازل ہونیوالے مبشرِ الہامات (جو آپؑ نے اپنی زندگی میں اخباروں اور رسالوں میں شائع کر دیئے تھے) پر بھی آپکا پختہ ایمان ہوگا۔یہ مبشرِ الہامات قرآن کریم کی تصدیقی مہر کیساتھ اس بات کا کھلا ثبوت پیش کر رہے ہیں کہ آپکے موعود زکی غلام (مصلح موعود) نے جماعت احمدیہ میں ۶، ۷۔نومبر ۱۹۰۷ء کے بعد پیدا ہونا ہے۔اس طرح ہم دیکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پاک کلام کے ذریعے حضورؑ کی نرینہ اَولاد یا آپکے لڑکوں کو پیشگوئی مصلح موعود کے دائرہ بشارت سے باہر کر دیا ہے۔اس سے یہ قطعی طور پر ثابت ہو گیا کہ حضورؑ کے بڑے بیٹے جناب مرزا بشیر الدین محمود احمد موعود زکی غلام یا مصلح موعود نہیں تھے۔اُنکا دعویٰ مصلح موعود قطعی طور پر ایک غلط اور جھوٹا دعویٰ تھا۔صرف یہی نہیں کہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب زکی غلام نہیں تھے بلکہ حضورؑ کا کوئی بھی جسمانی لڑکا زکی غلام نہیں ہو سکتا۔مبشرِ الہامات سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ موعود زکی غلام مسیح الزماں حضورؑ کا اسی طرح روحانی فرزند ہوگا جس طرح آپ علیہ السلام آنحضرت ﷺ کے روحانی فرزند تھے۔یہ فیصلہ میرا یا کسی ایرے غیرے کا نہیں بلکہ وہ کلام جو حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ پر نازل ہوا یعنی قرآن کریم اور حضرت مہدی ومسیح موعودؑ پر نازل ہونے والے مبشرِ الہامات کا فیصلہ ہے۔صدیقی صاحب۔خلیفہ ثانی صاحب کے دعویٰ مصلح موعود کے غلط ثابت ہونے کے بعد اگر آپ حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام کو سچے دل سے مہدی ومسیح موعود اور اُمتی نبی مانتے ہیں؟ تو کیا آپ مرزا بشیر الدین محمود احمد کے جھوٹے دعویٰ مصلح موعود کا انکار کرنے کا اعلان کرتے ہیں؟ اگر آپ ایسا کرتے ہیں تو پھر تو میں مانوں گا کہ ضرور آپکا حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام کی مہدویت ومسیحیت اور اُمتی نبوت پر پختہ ایمان ہے۔لیکن اگر آپ ایسا نہیں کرتے تو پھر حضرت مرزا صاحبؑ کی مہدویت ومسیحیت اور اُمتی نبوت پر میرے ایمان کی پڑتال کرنے کی بجائے پہلے اپنے ایمان کی فکر کریں۔کیا حضرت مرزا صاحبؑ کی مہدویت ومسیحیت اور اُمتی نبوت پر آپکا کوئی ایمان ہے بھی یا کہ کہیں خلیفہ ثانی صاحب کی عقیدت کے نشہ میں آپ منافق، فاسق اور مرتد تو نہیں ہوگئے؟

صدیقی صاحب۔اب گیند آپکے کورٹ میں ہے اور آپ نے مجھے بتانا ہے کہ حضرت مہدی ومسیح موعودؑ پر ایمان کے سلسلہ میں آپ کہاں کھڑے ہیں۔؟؟؟؟؟

خاکسار تو اپنی روحانی ماں (محمدی مریم) کی طرح اللہ تعالیٰ سے بذریعہ رُوح القدس سیدھے رستے کی طرف ہدایت پا کر آپ لوگوں (جنہیں مرزا محمود احمد صاحب نے خلیفہ بن کر اور آپکی عقیدت کا ناجائز فائدہ اُٹھا کر ایک ایسا دعویٰ مصلح موعود کر کے جس کی قرآن کریم اور حضرت مرزا صاحبؑ کے مبشرِ الہامات کھلی کھلی تکذیب کر رہے ہیں گمراہ کر دیا ہوا ہے) کیلئے ہدایت کا سامان لے کر آیا ہے لیکن آپ آگے سے مجھ سے یہ سوال کر رہے ہیں کہ ’’ آپ نے سیدنا حضرت مسیح موعود ومہدی موعود علیہ السلام کو کس طرح اور کس حیثیت میں حضورؑ کو نبی تسلیم کرتے ہیں اور سیدنا حکیم مولانا نورالدین بھیروی کو خلیفہ اولؓ کو قبول کیا تو کیا سمجھ کر کیا؟‘‘۔ کیا میں آپکے ایسے بے تکے اور غیر معقول سوالوں پر اپنے دل میں افسوس نہ کروں کہ میں تو گمراہوں اور فاسقوں کیلئے اللہ تعالیٰ سے ہدایت لایا ہوں اور اِنکی بدبختی کی انتہا دیکھئے کہ یہ لوگ بجائے اسکے کہ ہدایت کو قبول کر کے اللہ تعالیٰ کے غضب سے بچیں اُلٹا آگے سے حضرت مہدی ومسیح موعود علیہ السلام پر میرے ایمان کی تفتیش کرتے پھر رہے ہیں؟ اِنا للہ واِنا اِلیہ راجعون۔

(۲) جیسا کہ خاکسار نے حضورؑ کے الفاظ کیساتھ ثابت کیا ہے کہ آپؑ کے بعد جماعت احمدیہ میں انتخابی خلیفے یا امام (کوئی بھی نام دے لیں) قدرت ثانیہ کے مظاہر نہیں ہیں اور تاریخ احمدیت کے حوالہ سے یہ ثبوت بھی آپکے آگے پیش کر دیا ہے کہ حضرت خلیفہ اوّلؓ کا بھی یہی ایمان تھا کہ وہ اپنے آپ کو صرف امام جماعت احمدیہ ہی سمجھتے تھے اور حضرت میر ناصر نواب صاحب کی درخواست کے جواب میں اہل بیت اور جید اصحاب احمدؑ کیساتھ مل کر قدرت ثانیہ کے ظہور کیلئے دعائیں مانگتے رہے۔حضرت مہدی ومسیح موعودؑ اور حضرت

خلیفۃ المسیح اوّلؓ کے ارشادات کے مطابق جماعت احمدیہ میں ظاہر ہونیوالے موعود زکی غلام مسیح الزماں قدرت ثانیہ کے پہلے مظہر اور مجدد موعود ہونگے جبکہ خلیفہ ثانی صاحب اور اُسکے جانشین اپنی امامت یعنی انتخابی خلافت کو جھوٹے طور پر قدرت ثانیہ قرار دے رہے ہیں۔حالانکہ مرزا بشیر الدین محمود احمد بمعہ دیگر اہل بیعت خلافت اولیٰ کے دوران حضرت خلیفۃ المسیح اوّلؓ سے قدرت ثانیہ کے ظہور کیلئے دعائیں کرواتے رہے اور جب خود خلیفہ ثانی بن گئے تو پھر اپنی خلافت کو ہی نہ صرف قدرت ثانیہ قرار دے لیا بلکہ سادہ دل اور مخلص احمدیوں کو مزید دھوکہ دینے اور گمراہ کرنے کیلئے یہ مکاری بھی کی کہ جس جگہ پر حضرت مولوی نورالدینؓ کا بطور خلیفہ اوّل انتخاب ہوا تھا وہاں مقام ظہور قدرت ثانیہ کے نام کا ایک بورڈ آویزاں کردیا۔ ؎ اے خداوندا تیرے سادہ دل بندے کدھر جائیں درویشی بھی عیاری ہے تو سلطانی بھی عیاری

اس پر مستزاد یہ کہ خلیفہ ثانی صاحب نے ایک ایسا دعویٰ مصلح موعود بھی کردیا جس کی نہ صرف قرآن کریم تکذیب کرتا ہے بلکہ زکی غلام سے متعلق مبشر الہامات بھی اس دعویٰ کی تکذیب کررہے ہیں۔ جناب صدیقی صاحب۔خاکسار آپ سے پوچھتا ہے کہ کیا آپ حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام کو مہدی و مسیح موعود اور اُمتی نبی مانتے ہیں اور کیا آپ اِنکی سچائی پر یقین رکھتے ہیں؟ اسی طرح کیا آپ سیدنا حکیم نورالدین بھیروی خلیفۃ المسیح اوّلؓ کو بھی خلیفہ راشد اور اِنکی سچائی پر ایمان رکھتے ہیں؟ اگر آپ حضرت مہدی و مسیح موعودؑ اور حضرت خلیفۃ المسیح اوّلؓ پر سچا ایمان رکھتے ہیں تو پھر اُنکے عقیدہ اور تعلیم کے برخلاف جماعت احمدیہ میں امامت اور انتخابی خلافت کو آپ قدرت ثانیہ کیوں مان رہے ہیں؟ اگر آپ کو قدرت ثانیہ کی حقیقت کا پہلے علم نہیں تھا تو اب میرے سمجھانے کے بعد آپ کو اس جھوٹے عقیدے سے لاتعلقی اور بیزاری کا اعلان کردینا چاہیے۔اور اگر آپ کو ایسا اعلان کرنے میں پس و پیش ہے تو پھر آپ کو حضرت مہدی و مسیح موعود علیہ السلام کی نبوت اور حضرت خلیفۃ المسیح اوّلؓ کی خلافت پر میرے ایمان کی پڑتال کرنے کی بجائے پہلے اپنے ایمان کی فکر کرنی چاہیے؟ کیا حضرت مہدی و مسیح موعودؑ کی نبوت اور سیدنا حکیم مولانا نورالدین بھیریؓ کی خلافت پر آپکا کوئی ایمان ہے بھی یا کہیں خلیفہ ثانی صاحب کی عقیدت کے جوش میں آپ فاسق تو نہیں بن گئے۔؟؟؟

(۳) حضرت مہدی و مسیح موعودؑ بذات خود نہ صرف مجدد بلکہ مجدد الف آخر تھے اور آپکے اور حضرت خلیفہ اوّلؓ کے ایمان کے مطابق آنحضرت ﷺ کے مبارک ارشاد کے مطابق دین اسلام میں یہ تجدیدی سلسلہ تا قیامت جاری و ساری رہے گا۔حضور علیہ السلام فرماتے ہیں۔''دنیا کے مذاہب پر اگر نظر کی جاوے تو معلوم ہوگا کہ بجز اسلام ہر ایک مذہب اپنے اندر کوئی نہ کوئی غلطی رکھتا ہے۔اور یہ اس لیے نہیں کہ درحقیقت وہ تمام مذاہب ابتداء سے کھوٹے ہیں بلکہ اس لیے کہ اسلام کے ظہور کے بعد خدا نے ان مذاہب کی تائید چھوڑ دی اور وہ ایسے باغ کی طرح ہوگئے جس کا کوئی باغبان نہیں۔اور جس کی آبپاشی اور صفائی کیلئے کوئی انتظام نہیں۔اس لیے رفتہ رفتہ اُن میں خرابیاں پیدا ہوگئیں۔تمام پھلدار درخت خشک ہوگئے۔اور انکی جگہ کانٹے اور خراب بوٹیاں پھیل گئیں اور روحانیت جو مذہب کی جڑھ ہوتی ہے وہ بالکل جاتی رہی اور صرف خشک الفاظ ہاتھ میں رہ گئے۔مگر خدا نے اسلام کیساتھ ایسا نہ کیا۔اور چونکہ وہ چاہتا تھا کہ یہ باغ ہمیشہ سرسبز رہے اس لیے اُس نے ہر یک صدی پر اس باغ کی نئے سرے سے آبپاشی کی اور اس کو خشک ہونے سے بچایا اگرچہ ہر صدی کے سر پر جب کبھی کوئی بندۂ خدا اصلاح کیلئے قائم ہوا جاہل لوگ اس کا مقابلہ کرتے رہے اور اُن کو سخت ناگوار گزرا کہ کسی ایسی غلطی کی اصلاح ہو جو اُنکی رسم و عادت میں داخل ہو چکی ہے۔لیکن خدا تعالیٰ نے اپنی سنت کو نہ چھوڑا یہاں تک کہ آخری زمانہ میں جو ہدایت اور ضلالت کا آخری جنگ ہے خدا نے چودھویں صدی اور الف آخر کے سر پر مسلمانوں کو غفلت میں پاکر پھر اپنے عہد کو یاد کیا۔اور دین اسلام کی تجدید فرمائی۔مگر دوسرے دینوں کو ہمارے نبی ﷺ کے بعد یہ تجدید کبھی نصیب نہیں ہوئی۔اس لیے وہ سب مذہب مرگئے۔اُن میں روحانیت باقی نہ رہی اور بہت سی غلطیاں اُن میں جم گئیں کہ جیسے بہت مستعمل کپڑے پر جو کبھی دھویا نہ جائے میل جم جاتی ہے۔اور ایسے انسانوں نے جن کو روحانیت سے کبھی بہرہ نہ تھا اور جن کے نفس امّارہ سفلی زندگی کی آلائشوں سے پاک نہ تھے اپنی نفسانی خواہشوں کے مطابق اُن مذاہب کے اندر بیجا دخل دے کر ایسی صورت اُنکی بگاڑ دی کہ اب وہ کچھ اور ہی چیز ہیں۔'' (لیکچر سیالکوٹ۔روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۲۰۳ تا ۲۰۴)

صدیقی صاحب۔لیکن خلیفہ ثانی صاحب کی اولاد اور آپکے جانشین مرزا ناصر احمد، مرزا طاہر احمد اور مرزا مسرور احمد علی الاعلان یہ کہتے ہیں کہ اب تجدیدی سلسلہ ہمیشہ کیلئے ختم ہوگیا ہے۔اور اب کوئی مجدد نہیں آئے گا بلکہ احمدی قیامت تک کسی مجدد کا منہ نہیں دیکھیں گے۔صدیقی صاحب۔آپ حضرت مہدی و مسیح موعودؑ اور حضرت خلیفہ اوّلؓ کی تعلیم اور عقیدے کے برخلاف اِن بھٹکے ہوئے لوگوں کی پیروی کیوں کررہے ہیں جو خلافت کے نام پر اپنی خاندانی گدی کو بچاتے بچاتے ختم نبوت کی طرح سلسلہ احمدیہ میں تجدیدی سلسلہ پر بھی خاتمیت کی مہر لگا بیٹھے ہیں (آپ میرے مضامین سے حوالہ جات کا مطالعہ کرسکتے ہیں)۔ان گمراہ لوگوں کی پیروی کرنے کے باوجود کیا حضرت مہدی و مسیح موعودؑ اور حضرت خلیفہ اوّلؓ پر آپکا ایمان مکمل ہے؟ سیدھی راہ سے بھٹکے ہوئے اِن لوگوں کی پیروی کرنے کے بعد بھی کیا آپ سمجھتے ہیں کہ حضرت مہدی و مسیح موعودؑ اور حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ پر ایمان کی کوئی رمق آپکے وجود میں رہ گئی ہوگی۔؟؟؟؟ اور اگر نہیں تو پھر آپ کو حضرت مہدی و مسیح موعودؑ کی نبوت اور حضرت خلیفۃ المسیح اوّلؓ کی خلافت پر میرے ایمان کی پڑتال کرنے کی بجائے پہلے اپنے ایمان کی فکر کرنی چاہیے۔آپکو فسق و فجور سے تائب ہوکر اور بھٹکے ہوئے لوگوں کی پیروی کو خیر باد کہہ کر حضرت مہدی و مسیح موعودؑ اور آپکے موعود زکی غلام مسیح الزماں

(مصلح موعود) اور حضرت خلیفہ اوّلؓ پر سچے دل سے ایمان لا کر مومنوں میں شامل ہو جانا چاہیے۔

☆۔"اگر آپ اِن مقدس ہستیوں اور خدا کے مصلحین کو اُنکی اصلی صورت میں قبول کیا ہوتا تو آپ کو حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمدؓ کی خلافت قبول کرنے میں ہرگز کسی قسم کی جھجک نہ ہوتی کہ وہ (اُنہوں نے۔ناقل) کیوں مصلح موعود ہونے کا دعویٰ فرمایا؟"

الجواب۔خاکسار نے حضرت مہدی و مسیح موعودؑ اور اسی طرح حضرت خلیفۃ المسیح اوّلؓ کے متعلق جو اپنا ایمان بتایا ہے۔میں حلفاً کہتا ہوں کہ اِن بزرگ ہستیوں پر میرا دل کی گہرائیوں سے یہی ایمان ہے۔صدیقی صاحب۔نہ مجھے کسی کا ڈر ہے سوائے اللہ تعالیٰ کے اور نہ ہی میں نے آپ سے یا کسی سے کچھ لینا ہے۔میں نے حضورؑ اور حضرت خلیفہ اوّلؓ کے بارے میں اپنے ایمان کے سلسلہ میں جو کچھ بتایا ہے وہ سچ بتایا ہے۔واضح رہے کہ اللہ تعالیٰ نے میرے اس ایمان کی جزا ابھی اسی دنیا میں بخش دی ہے اور آج جو کچھ میں ہوں اور جو کچھ کر رہا ہوں سب اس نیک ایمان اور اللہ تعالیٰ کی مہربانی کی وجہ سے ہوا ہے۔یہ بھی یاد رہے کہ میں منافق نہیں ہوں اور نہ ہی میرے دو چہرے ہیں۔میں جو باہر ہوں وہی اپنے اندر میں ہوں۔آپکے الفاظ سے ظاہر ہو رہا ہے کہ آپکے خیال میں بزرگوں کی اولاد ہمیشہ نیک ہی ہوا کرتی ہے۔جواباً عرض ہے کہ بالعموم ایسا ہی ہوتا ہے اور نیکوں کی اولاد ہمیشہ نیک ہی ہوتی ہے لیکن یہ کوئی حتمی پیمانہ نہیں ہے کہ نیک انسانوں اور حتیٰ کہ نبیوں کی اولاد ہمیشہ نیک ہی ہوگی۔قرآن کریم آپکے اس خیال کی تردید کرتا ہے۔بعض اوقات کسی نبی کے ہاں ناخلف اور باغی اولاد بھی پیدا ہو جاتی ہے۔سورۃ ہود میں اللہ تعالیٰ حضرت نوح علیہ السلام سے مخاطب ہو کر اُنکے لڑکے کے متعلق فرماتا ہے۔"قَالَ يٰنُوْحُ اِنَّهٗ لَيْسَ مِنْ اَهْلِكَ اِنَّهٗ عَمَلٌ غَيْرُ صَالِحٍ فَلَا تَسْئَلْنِ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ ط اِنِّيْۤ اَعِظُكَ اَنْ تَكُوْنَ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ "(ہود۔۴۷) (اللہ نے) فرمایا اے نوح! وہ تیرے اہل میں سے ہرگز نہیں کیونکہ وہ یقیناً بُرے عمل کرنیوالا ہے پس تو مجھ سے ایسی دُعا نہ کر جس کے بارے میں تجھے علم نہ دیا گیا ہو،اور میں تجھے نصیحت کرتا ہوں کہ جاہلوں کی طرح کبھی کام نہ کیجیو۔

اسی طرح جب اللہ تعالیٰ نے اپنے برگزیدہ بندے حضرت ابراہیمؑ کی آزمائشیں کیں اور آپ اِن آزمائشوں میں بفضلِ اِلٰہی کامیاب رہے تو اللہ تعالیٰ نے آپؑ سے مخاطب ہو کر فرمایا۔"وَاِذِ ابْتَلٰۤى اِبْرٰهٖمَ رَبُّهٗ بِكَلِمٰتٍ فَاَتَمَّهُنَّ ط قَالَ اِنِّیْ جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ اِمَامًا ط قَالَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِیْ ط قَالَ لَا يَنَالُ عَهْدِی الظّٰلِمِيْنَ "☆(البقرہ۔۱۲۵) ترجمہ۔اور جب ابراہیم کو اُسکے ربّ نے بعض باتوں کے ذریعہ سے آزمایا اور اس نے اِن کو کر دکھایا (اللہ نے) فرمایا کہ میں تجھے یقیناً لوگوں کا امام مقرر کرنے والا ہوں (ابراہیم نے) کہا اور میری اولاد میں سے بھی۔(اللہ نے) فرمایا (ہاں مگر) میرا وعدہ ظالموں تک نہیں پہنچے گا۔

ہم دیکھتے ہیں کہ حضرت ابراہیمؑ کی نسل میں اللہ تعالیٰ نے نبیوں کی لائن لگائی ہے لیکن اسکے باوجود آپؑ کی نسل میں سے بعض ظالم بھی بنے۔مثلاً۔حضرت یوسفؑ کو کنویں میں پھینکنے والے اُسکے بھائی حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پڑپوتے اور حضرت اسحاق علیہ السلام کے پوتے اور حضرت یعقوبؑ کے بیٹے ہی تھے۔اللہ تعالیٰ نے کنویں میں گرائے جانے والے مظلوم پڑپوتے کو تو امام بنایا لیکن جو ظالم پڑپوتے اپنے بھائی کو کنویں میں پھینکنے والے تھے اِن میں سے کسی کو بھی امام نہیں بنایا تھا۔اسی طرح مکہ میں آپؑ نے جو اللہ تعالیٰ کا گھر خالص اسکی توحید کو قائم کرنے کے واسطے بنایا تھا،اس گھر میں ۳۶۰ بت رکھ کر اِسے بتخانہ میں بدلنے والے بھی آپؑ کی نسل میں سے ہی تھے۔اس سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے برگزیدہ نبی حضرت ابراہیمؑ کی خواہش کو مشروط رنگ میں قبول فرمایا تھا۔ صدیقی صاحب۔ابراہیم ثانی یعنی حضرت مہدی و مسیح موعودؑ کی صلبی نسل کے متعلق ہم قرآن کریم کی تعلیم کے برخلاف یہ کس طرح طے کر سکتے ہیں کہ آپکی اولاد میں ہمیشہ نیک ہی پیدا ہونگے۔فَتَدَبَّرُوْا اَیُّهَا الْعَاقِلُوْن۔؟؟؟

حضرت مہدی و مسیح موعودؑ کو ایک عظیم الشان اِلہامی پیشگوئی میں ایک لڑکے اور ایک زکی غلام کی بشارتیں دی گئیں تھیں۔لڑکے کے متعلق تو اللہ تعالیٰ نے بڑے واضح رنگ میں فرما دیا تھا کہ"وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذریت و نسل ہوگا۔"لیکن زکی غلام کے متعلق اللہ تعالیٰ نے کوئی وضاحت نہیں فرمائی کہ وہ کون ہوگا؟ وغیرہ۔ان بشارتوں کے علاوہ حضورؑ کو ایک خوفناک امر کی بھی خبر دی گئی تھی۔مورخہ ۶۔۷۔نومبر ۱۹۰۷ء کو حضورؑ پر زکی غلام کے بارے میں آخری اِلہامات نازل ہوئے۔اِن اِلہامات کے بعد حضورؑ لکھتے ہیں۔اس کے بعد ایک الہام ہوا جس کے اظہار کی اجازت نہیں شاید بعد میں ہو جائے۔اس کا پہلا فقرہ یہ ہے۔"دیکھ میں ایک نہایت چھپی ہوئی بات پیش کرتا ہوں"(تذکرہ ایڈیشن چہارم صفحہ ۶۲۷ بحوالہ الحکم جلد ۱۱ نمبر ۴۰ مورخہ ۱۰۔نومبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۳) (اسی اِلہام کے بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام حضرت نواب محمد علی خان صاحبؓ کو اپنے ایک مکتوب میں تحریر فرماتے ہیں۔)

"(ایک) نہایت خوفناک امر جو ہر وقت دل کو غمناک کرتا رہتا ہے۔ایک پیشگوئی ہے جو چند دفعہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ہو چکی ہے۔میں نے بجز گھر کے لوگوں کے کسی پر اسکو ظاہر نہیں کیا۔اس پیشگوئی کے ایک حصہ کا حادثہ ہم میں اور آپ میں مشترک ہے۔بہت دعا کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ اس کو ٹال دے۔اور دوسرے حصہ کا حادثہ خاص ہم سے ہے اور ہمارے گھر کے کسی شخص سے متعلق ہے۔"(تذکرہ صفحات ۶۲۷ تا ۶۲۸ بحوالہ مکتوب ۹۷/۳۴ مکتوباتِ احمدیہ جلد ہفتم حصہ اوّل صفحہ ۴۵)

خاکسار یہاں صرف اتنی گذارش کرتا ہے کہ اگر قرآن کریم اور زکی غلام سے متعلقہ مبشر اِلہامات کی روشنی میں یہ بات قطعی طور پر ثابت ہو جائے کہ پیشگوئی مصلح موعود کا مصداق

جناب مرزا بشیر الدین محمود احمد نہیں تھا۔ تو پھر اُنکے جھوٹے دعویٰ مصلح موعود کے بعد اُس خوفناک امر یا حادثہ جو حضورؑ کے گھر میں کسی شخص کے متعلق تھا کا بخوبی تعین نہیں ہو جاتا۔؟؟

جناب صدیقی صاحب۔ اسکے بعد میں آپ پر واضح کرنا چاہتا ہوں کہ میرا اور جماعت احمدیہ قادیان کا بنیادی اختلاف جناب مرزا بشیر الدین محمود احمد کی خلافت کے متعلق نہیں ہے۔ ہو سکتا ہے لاہوری گروپ کا یہ جھگڑا ہو لیکن میرا نہیں ہے۔ خلیفہ ثانی صاحب اپنا وقت گزار کر اس دنیا سے رخصت ہو چکے ہیں۔ اُنکی خلافت اور اُنکے کردار کے متعلق بہت ساری مثبت اور منفی باتیں زبان زدِ خاص و عام ہیں۔ لیکن اسکے باوجود خلیفہ ثانی صاحب کی خلافت اور اُنکا کردار میرا ایشو (issue) نہیں ہے۔ وہ سچے اور خلیفہ راشد تھے یا کہ ملوک اور مذہبی آمر تھے اور لوگوں نے جو اُنکے خلاف الزامات لگائے اُنکی حقیقت سے بھی اللہ تعالیٰ بخوبی آگاہ ہے۔ اس سارے معاملے کا فیصلہ بروز قیامت اللہ تعالیٰ کردے گا۔ باقی جہاں تک اُنکے دعویٰ مصلح موعود کا تعلق ہے تو اس ضمن میں عرض ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ۲۰۔فروری ۱۸۸۶ء کی اِلہامی پیشگوئی میں اپنے برگزیدہ بندے کو دو (۲) نشانوں یا دو وجودوں کی بشارت دی تھی۔ یعنی ایک لڑکا اور ایک زکی غلام۔ حضورؑ نے لڑکے کی بجائے زکی غلام کو مصلح موعود قرار دیا ہے۔ قرآن کریم اور زکی غلام سے متعلق اِلٰہی بشارات کی روشنی میں قطعی طور پر یہ ثابت ہے کہ حضرت بانئے جماعتؑ کا کوئی بھی لڑکا زکی غلام (مصلح موعود) نہیں ہو سکتا اور اس طرح خلیفہ ثانی صاحب کا دعویٰ مصلح موعود قطعی طور پر غلط ہے۔ خاکسار اِسکی تفصیل پہلے آپکے نام اپنے خط میں لکھ چکا ہے لہٰذا دوبارہ اسکے اعادہ کی ضرورت نہیں ہے۔

☆۔''آپکی ساری کہانی حضرت مصلح موعود کے گرد گھومتی کیونکہ آپ نے بھی مجدد اور مصلح موعود ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔ جو پیشگوئی حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے فرزند ارجمند کے بارے میں سبز اشتہار ۲۰۔فروری ۱۸۸۶ء فرمائی ہے وہ اتنی واضح اور شفاف ہے کہ ایک غبی بھی اس کو پڑھ لے تو آسانی سے سمجھ لے گا۔ اسکے ایک حصہ کی عبارت یہ ہے ''ایک زکی غلام (لڑکا) تجھے ملے گا وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ذریت و نسل ہوگا'' اس عبارت میں کیا ابہام اور مخفی شرط نظر آتی ہے۔ پھر فرمایا'' وہ کلمۃ اللہ ہے وہ سخت ذہین و فہیم ہوگا۔ اور دل کا حلیم۔ اور علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا اور اسیروں کی رُستگاری کا موجب ہوگا اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا''

الجواب۔ آپ لکھتے ہیں کہ'' آپکی ساری کہانی حضرت مصلح موعود کے گرد گھومتی کیونکہ آپ نے بھی مجدد اور مصلح موعود ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔'' آپ نے یہ غلط لکھا ہے کہ میری یعنی اس عاجز کی کہانی حضرت مصلح موعود کے گرد گھومتی ہے بلکہ آپ کو لکھنا چاہیے تھا کہ میری کہانی پیشگوئی مصلح موعود کے گرد گھومتی ہے۔ میری کہانی اُسی طرح پیشگوئی مصلح موعود کے گرد گھومتی ہے جس طرح میرے آقا حضرت مہدی و مسیح موعودؑ کی کہانی پیشگوئی مہدی و مسیح موعود کے گرد گھومتی تھی۔ قرآن کریم اور پیشگوئی مصلح موعود کی روشنی میں حضرت مہدی و مسیح موعودؑ کا کوئی بھی لڑکا پیشگوئی مصلح موعود کے دائرہ بشارت میں نہیں آتا لہٰذا خلیفہ ثانی صاحب کا دعویٰ مصلح موعود ایک بے دلیل اور غلط دعویٰ تھا۔ لیکن اس بے بنیاد اور جھوٹے دعویٰ مصلح موعود کو جماعت احمدیہ میں ذہنی تطہیر (brain washing) اور یوم مصلح موعود منا منا کر لوگوں کے دلوں اور دماغوں میں اس طرح بٹھا دیا گیا ہے کہ آپ ایسے پڑھے لکھے احمدیوں کی زبانوں سے بھی پیشگوئی مصلح موعود کی بجائے حضرت مصلح موعو کے الفاظ نکلتے ہیں۔ حضرت مصلح موعود تو وہ ہوگا جس کو اللہ تعالیٰ مصلح موعود بنائے گا۔ خود بنا ہوا یا لوگوں کا بنایا ہوا حضرت مصلح موعود نہیں ہو سکتا۔ تفکروا و تند موا وا تقو اللہ و لا تغلوا۔

☆۔''جو پیشگوئی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے فرزند ارجمند کے بارے میں سبز اشتہار ۲۰۔فروری ۱۸۸۶ء (میں۔ناقل) فرمائی ہے وہ اتنی واضح اور شفاف ہے کہ ایک غبی بھی اس کو پڑھ لے تو آسانی سے سمجھ لے گا۔''

الجواب۔ واضح رہے کہ کسی اَن پڑھ یا کسی غبی انسان کا ۲۰۔فروری ۱۸۸۶ء کی اِلہامی پیشگوئی مصلح موعود کو سمجھنا تو دور کی بات ہے۔ اس الہامی پیشگوئی کی حقیقت سے تو بذات خود ملہم کو بھی لاعلم رکھا گیا تھا۔ اللہ تعالیٰ اس اِلہامی پیشگوئی کے ذریعے حضرت مہدی و مسیح موعودؑ کے بعد آئندہ کسی زمانے میں اُسکی جماعت کی آزمائش کرنا چاہتا تھا یہ معلوم کرنے کیلئے کہ کون سچے احمدی ہیں اور کون برائے نام احمدی۔ حضرت بانئے جماعت علیہ السلام نے اولاً اس اِلہامی پیشگوئی کو اپنے پہلے لڑکے بشیر احمد اوّل پر چسپاں کیا تھا لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنی کسی مخفی حکمت کے تحت اس لڑکے کو پندرہ (۱۵) ماہ کے بعد فوت کر کے اِسکے بدلے میں بشیر ثانی کی بشارت دیدی۔ ۱۲۔جنوری ۱۸۸۹ء کو بشیر ثانی کا تولد ہوا تو حضورؑ نے بطور تفاؤل اس کا نام بشیر الدین محمود احمد رکھا لیکن اسے مصلح موعود قرار نہیں دیا۔ بعد ازاں مرزا بشیر احمد اور مرزا شریف احمد کے تولد پر بھی حضورؑ نے اِنکے نام بطور تفاؤل رکھے اور ان میں سے کسی کو بھی مصلح موعود قرار نہیں دیا تا وقتیکہ ۱۴۔جون ۱۸۹۹ء کو آپکے صاحبزادے مبارک احمد پیدا ہو گئے۔ حضورؑ نے بڑی وضاحت کیساتھ پیشگوئی مصلح موعود کو اپنے چوتھے لڑکے مبارک احمد پر منطبق کر دیا لیکن اللہ تعالیٰ نے حضورؑ کے چوتھے لڑکے کو مورخہ ۱۶۔ستمبر ۱۹۰۷ء کو فوت کر کے آگے اِسکی مثیل کی بشارت دیدی۔ واضح رہے کہ حضورؑ اس موعود غلام کو اپنی نرینہ اولاد میں ڈھونڈتے رہے ہیں لیکن چونکہ الٰہی علم اور اُسکے ارادے کے مطابق یہ موعود زکی غلام حضورؑ کا کوئی لڑکا نہیں تھا لہٰذا حضورؑ نے پیشگوئی مصلح موعود کو اپنے جس لڑکے پر منطبق کیا اُسی لڑکے کو اللہ تعالیٰ نے (یہ بتانے کیلئے کہ اے میرے برگزیدہ بندے یہ موعود زکی غلام تیرا کوئی جسمانی لڑکا نہیں ہے) فوت کر لیا۔ اور جن لڑکوں پر پیشگوئی مصلح موعود چسپاں نہ کی گئی وہ زندہ رہے اور اُنہوں نے طویل عمریں پائیں (پیشگوئی مصلح موعود کی تفصیل میری کتب اور مضامین میں موجود ہے۔ آپ اگر چاہیں تو وہاں سے

استفادہ کر سکتے ہیں)۔ یہ بھی واضح رہے کہ دو تین مبشر اِلہاموں میں اللہ تعالیٰ نے اس موعود زکی غلام کو نافلہ بھی قرار دیا ہے اور جب حضورؑ نے نافلہ سے مراد پوتا لیتے ہوئے اس اِلہامی پیشگوئی کو اپنے پہلے پوتے مرزا نصیر احمد ابن بشیر الدین محمود احمد پر چسپاں کیا تو وہ پوتا بھی شیر خوارگی میں فوت ہو گیا۔ اس سے کیا یہ ثابت نہیں ہوتا کہ اللہ تعالیٰ نے ۲۰۔ فروری ۱۸۸۶ء کی اِلہامی پیشگوئی کی حقیقت سے ملہم کو بھی مکمل طور پر لاعلم رکھا تھا اور ملہم مصلح موعود (زکی غلام) کو اپنا لڑکا اور پوتا خیال کرتے ہوئے اس پیشگوئی کو اپنے اجتہاد اور قیاس سے اپنے لڑکوں اور پوتوں پر لگاتے رہے لیکن اللہ تعالیٰ نے اُنہیں وفات دے کر ملہم پر اور اُسکے پیروکاروں پر کھول دیا کہ زکی غلام ملہم کا کوئی جسمانی لڑکا یا پوتا نہیں ہے بلکہ وہ ملہم کا کوئی روحانی فرزند ہے۔ جس طرح آنحضرت کی پیشگوئی مسیح موعود سے اُمت محمدیہ صدیاں لاعلم رہی اور بالآخر یہ پیشگوئی مسیح موعود اپنے مصداق حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام پر کھلی جو کہ اس پیشگوئی کے مصداق تھے۔ اسی طرح زکی غلام سے متعلقہ ۲۰۔ فروری ۱۸۸۶ء کی اِلہامی پیشگوئی مصلح موعود کی حقیقت کا بھی اُسی انسان پر انکشاف ہونا تھا جو اس پیشگوئی کا مصداق تھا اور درمیانی مدت میں اللہ تعالیٰ نے ملہم سمیت تمام افراد جماعت کو پیشگوئی مصلح موعود کی حقیقت سے لاعلم رکھا۔ پیشگوئی مصلح موعود کے علم کے سلسلہ میں جب اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ بندے حضرت مہدی و مسیح موعودؑ (ملہم) کا یہ حال تھا تو پھر پیشگوئی کے متعلق آپکے یہ الفاظ کہ ''وہ اتنی واضح اور شفاف ہے کہ ایک غبی بھی اس کو پڑھ لے تو آسانی سے سمجھ لے گا۔'' پڑھ کر نہ صرف مجھے آپکی بے علمی پر حیرت ہوئی بلکہ آپکی عقل و فہم پر رونا بھی آیا۔

یہ بھی یاد رکھیں کہ پیشگوئی مصلح موعود سے متعلق حضورؑ نے ۲۰۔ فروری کو ایک نوٹ تحریر فرمایا تھا۔ بعد ازاں یہ نوٹ یکم مارچ ۱۸۸۶ء کو اخبار ریاض ہند کے ضمیمہ کے طور پر شائع ہوا تھا۔ جہاں تک سبز اشتہار کا تعلق ہے تو یہ رسالہ صاحبزادہ بشیر احمد اوّل کی وفات پر سبز رنگ کے کاغذ پر شائع ہوا تھا۔ سبز رنگ کی مناسبت سے اس رسالہ کا نام سبز اشتہار پڑ گیا ورنہ اس رسالے کا اصل نام حقانی تقریر بر واقع وفات بشیر ہے۔ لہٰذا سبز اشتہار اور رسالہ ہے اور اِلہامی پیشگوئی مصلح موعود سے متعلقہ رسالہ اور ہے جو ۲۰۔ فروری ۱۸۸۶ء کے اشتہار پر مشتمل ہے۔ امر واقع یہ ہے کہ صدیقی صاحب آپ کو اور اسی طرح جماعت احمدیہ کی اکثریت کو بھی ابھی تک سبز اشتہار اور پیشگوئی مصلح موعود سے متعلقہ ۲۰۔ فروری ۱۸۸۶ء کے اشتہار کے درمیان فرق کا ہی پتہ نہیں ہے اور آنجناب پیشگوئی مصلح موعود کے متعلق ڈینگیں مار رہے ہیں کہ ''وہ اتنی واضح اور شفاف ہے کہ ایک غبی بھی اس کو پڑھ لے تو آسانی سے سمجھ لے گا۔''۔۔۔ سبحان اللہ ؎ اندھیرے لاکھ پھیلاؤ یہاں تم مگر سورج کو ہم ڈھلنے نہ دیں گے

☆۔ ''اسکے ایک حصہ کی عبارت یہ ہے ''ایک زکی غلام (لڑکا) تجھے ملے گا وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ذریت و نسل ہوگا'' اس عبارت میں کیا ابہام اور مخفی شرط نظر آتی ہے۔''

الجواب۔ آپکے یک صفحہ جوابی خط سے ثابت ہوتا ہے کہ آپ کو پیشگوئی مصلح موعود کے اِلہامی الفاظ کا بھی علم نہیں ہے چہ جائیکہ آپ اس پیشگوئی کی حقیقت کے متعلق مجھے کچھ بتا سکیں۔ واضح رہے کہ اس اِلہامی پیشگوئی میں حضورؑ کو دو (۲) وجودوں کی بشارت دی گئی تھی۔ خاکسار اختصار کیساتھ یہ اِلہامی الفاظ ذیل میں درج کرتا ہے۔

''سو تجھے بشارت ہو۔ کہ ایک وجیہہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائے گا۔ ایک زکی غلام (لڑکا) تجھے ملے گا۔ وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذریت و نسل ہوگا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔''

اِلہامی الفاظ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ''سو تجھے بشارت ہو۔ کہ ایک وجیہہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائے گا۔'' اسکے بعد کامل وقفہ یعنی فل سٹاپ (۔) ہے۔ اسکے بعد دوسرا فقرہ اس طرح ہے ''ایک زکی غلام (لڑکا) تجھے ملے گا۔'' اسکے بعد پھر کامل وقفہ یعنی فل سٹاپ (۔) ہے۔ اسکے بعد کے فقرے میں اللہ تعالیٰ نے لڑکے کے متعلق وضاحت فرما دی کہ ''وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذریت و نسل ہوگا۔''۔۔۔ وغیرہ۔ جناب صدیقی صاحب۔ ایک تو آپ نے نامکمل عبارت لکھی ہے یعنی اِلہامی پیشگوئی میں بشارت دیئے گئے دونوں وجودوں (لڑکے اور غلام) کا ذکر نہیں کیا اور دوسرا جعلسازی کرتے ہوئے یہ کمال کیا ہے کہ ''زکی غلام (لڑکا)'' سے متعلقہ فقرے کے آگے سے خود ہی کامل وقفہ یعنی فل سٹاپ (۔) کو اُڑا کر لڑکے کی حقیقت سے متعلقہ فقرے یعنی ''وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذریت و نسل ہوگا۔'' کو زکی غلام کیساتھ ملا دیا ہے۔ صدیقی صاحب۔ آج تک علمائے جماعت نے خلیفہ ثانی صاحب کو مصلح موعود بنانے کیلئے اسی طرح پیشگوئی مصلح موعود کے سلسلہ میں جعلسازیاں کی ہیں۔ لیکن اِن جعلسازیوں سے کیا خلیفہ ثانی صاحب مصلح موعود بن جائیں گے؟ ہرگز نہیں۔ شاید آپ خیال کریں کہ ایک نقطہ سے کیا فرق پڑتا ہے۔ آپ کو یاد رہے نقطہ سے بہت فرق پڑ جایا کرتا ہے دعا سے دغا اور محرم سے مجرم بن جاتا ہے۔ کسی نے کیا خوب کہا ؎ ہم دعا لکھتے رہے اور وہ دغا پڑھتے رہے ایک نقطے نے ہمیں محرم سے مجرم کر دیا

باقی خاکسار آپکے نام اپنے مفصل خط میں ۲۰۔ فروری ۱۸۸۶ء کی اِلہامی پیشگوئی مصلح موعود کے متعلق کافی تفصیلاً لکھ چکا ہے۔ وہی آپکے لیے کافی ہے۔

☆۔ ''پھر فرمایا ''وہ کلمۃ اللہ ہے وہ سخت ذہین و فہیم ہوگا۔ اور دل کا حلیم۔ اور علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا اور اسیروں کی رُستگاری کا موجب ہوگا اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا'' اسکی ایک صفت یہ بھی بیان ہوئی ہے کہ وہ کلام اللہ کے مرتبہ کو دنیا پر ظاہر کرے گا اور اُنہوں نے ان ساری صفات کو اپنی زندگی میں عملاً ثابت کر کے دکھا دیا۔ قرآن کریم کا بامحاورہ ترجمہ تفسیر صغیر کے نام سے معروف ہے اور آپ نے قرآن کریم کی تفسیر بھی کئی جلدوں میں فرمائی۔''

الجواب۔ واضح رہے کہ ۲۰۔ فروری ۱۸۸۶ء کی اِلہامی پیشگوئی کی علامتیں اُسی انسان میں اللہ تعالیٰ پوری فرمائے گا جو اسکے علم میں اس پیشگوئی کا مصداق ہوگا۔ لیکن یہ بھی یاد رکھیں

کہ بیٹا النبیین سے متعلقہ پیشگوئیوں کے مطابق جو موعود دنیا میں آتے ہیں اُن سے متعلقہ پیشگوئیوں میں بیان فرمودہ علامتیں اُن موعود وجودوں میں لفظ بلفظ پوری نہیں ہوا کرتیں۔ اگر یہ ساری علامتیں لفظ بلفظ کسی موعود میں پوری ہو جائیں تو پھر درمیان میں لوگوں کی آزمائش ختم ہو کر وہ مقصد فوت ہو جائے گا جس کیلئے اللہ تعالیٰ نے یہ پیشگوئی نازل فرمائی تھی۔ یہ ایک الگ موضوع ہے اور اگر آپ چاہیں تو اس کی جانکاری کیلئے آپ حضرت مہدی و مسیح موعودؑ کی کتب اور میرے مضامین اور کتب کا مطالعہ فرما سکتے ہیں۔

الہامی پیشگوئی مصلح موعود کے دائرہ بشارت سے کیا مراد ہے؟۔آنخضرت ﷺ نے اپنی اُمت کو مسیح عیسیٰ ابن مریم کے نزول کی پیشگوئی سے آگاہ فرمایا تھا۔اب سوال یہ ہے کہ آنخضرت ﷺ کی اس پیشگوئی کا دائرہ بشارت کیا ہے؟ آپ ﷺ کی اس پیشگوئی کے دائرہ بشارت سے مراد یہ ہے کہ آنخضور ﷺ نے جب یہ مسیح موعود کی پیشگوئی بیان فرمائی تھی اِس پیشگوئی کا مصداق آنخضور ﷺ کے پیشگوئی بیان فرمانے کے بعد پیدا ہوگا۔آنخضرت ﷺ کے پیشگوئی بیان فرمانے سے پہلے کا پیدا ہوا کوئی بھی اُمتی یا غیر اُمتی فرد اس پیشگوئی مسیح موعود کا مصداق نہیں ہوسکتا۔لیکن اُمت نے غلطی سے آنخضرت ﷺ کی اس پیشگوئی مسیح موعود کے نزول سے مراد سابقہ موسوی مسیح ابن مریم علیہ السلام (جس پر الہامی کتاب انجیل نازل ہوئی تھی) سمجھ لیا۔حالانکہ وہ تو آنخضرت ﷺ کی پیشگوئی مسیح موعود کے دائرہ بشارت میں ہی نہیں آتے وغیرہ۔واضح ہو کہ حضرت مہدی و مسیح موعودؑ نے اپنے پیروکاروں کے آگے جس زکی غلام کی پیشگوئی بیان فرمائی ہوئی ہے اُس غلام سے متعلقہ مبشر الہامات کا سلسلہ نزول ۱۸۸۱ء سے شروع ہو کر حضورؑ کی وفات کے قریب یعنی ۶،۷۔نومبر ۱۹۰۷ء تک جاری رہتا ہے۔زکی غلام (مصلح موعود) سے متعلقہ مبشر الہامات کا نزول اس بات کا تعین کرتے ہیں کہ موعود زکی غلام نے ۶،۷۔نومبر ۱۹۰۷ء کے بعد پیدا ہونا ہے اور یہ اس کا دائرہ بشارت ہے۔اس معین تاریخ (۶،۷۔ ۱۹۰۷ء) سے پہلے پیدا ہونیوالا کوئی بھی احمدی خواہ وہ حضورؑ کا کوئی لڑکا ہی کیوں نہ ہو الہامی پیشگوئی مصلح موعود کے دائرہ بشارت میں ہی نہیں آتا لہٰذا صدیقی صاحب۔خلیفہ ثانی صاحب جو ۱۲۔جنوری ۱۸۸۹ء کو پیدا ہو گئے تھے وہ اس الہامی پیشگوئی مصلح موعود کے دائرہ بشارت میں کس طرح آسکتے ہیں؟ وہ اس پیشگوئی کے مصداق کیسے ہوسکتے ہیں اور اُن میں پیشگوئی مصلح موعود کی علامتیں کیسے پورا ہوسکتیں ہیں؟ ۔ کافی ہے سوچنے کو اگر اہل کوئی ہے؟

صدیقی صاحب۔جہاں تک کلام اللہ کے مرتبہ کو دنیا میں ظاہر کرنے کی بات ہے تو اس کیلئے خاکسار آپ سے اپنی کتاب غلام مسیح الزماں کا حصہ دوم پڑھنے کی گذارش کرے گا۔ کتاب کا یہ حصہ (نیکی خدا ہے (Virtue is God) ایک ''اعلیٰ اِنتہائی ہمہ گیر نظریہ'' پر مشتمل ہے اور اسی حصے کا دوسرا نام الہامی پیشگوئی کی حقیقت بھی ہے۔اگر آپ ہر قسم کے تعصب سے پاک ہو کر اس حصہ کو پڑھیں گے تو پھر آپ کو علم ہو جائے گا کہ کس طرح کلام اللہ (قرآن کریم) کے مقام و مرتبہ کو دنیائے علم میں ظاہر کیا گیا ہے۔حضرت بانئے جماعتؑ فرماتے ہیں:۔''اسی طرح تمہیں چاہیے کہ اِس دنیا کے فلسفیوں کی پیروی مت کرو اور اُن کو عزت کی نگاہ سے مت دیکھو کہ یہ سب نادانیاں ہیں۔سچا فلسفہ وہ ہے، جو خدا نے تمہیں اپنے کلام میں سکھلایا ہے۔ہلاک ہو گئے وہ لوگ جو اُس دنیوی فلسفہ کے عاشق ہیں۔اور کامیاب ہیں وہ لوگ جنہوں نے سچے علم اور فلسفہ کو خدا کی کتاب میں ڈھونڈا۔ نادانی کی راہیں کیوں اختیار کرتے ہو؟ کیا تم خدا کو وہ باتیں سکھلاؤ گے جو اُسے معلوم نہیں؟ کیا وہ جو خود اندھا ہے وہ تمہیں کیا راہ دکھائے گا؟ بلکہ سچا فلسفہ رُوح القدس سے حاصل ہوتا ہے۔جس کا تمہیں وعدہ دیا گیا ہے۔تم رُوح کے وسیلہ سے اُن پاک علوم تک پہنچائے جاؤ گے جن تک غیروں کی رسائی نہیں۔اگر صدق سے مانگو گے تو آخر تم پاؤ گے۔تب سمجھو گے کہ یہی علم ہے جو دل کو تازگی اور زندگی بخشتا ہے اور یقین کے مینار تک پہنچا دیتا ہے۔وہ جو خود مردار خوار ہے وہ کہاں سے تمہارے لیے پاک غذا لائے گا؟ وہ جو خود اندھا ہے وہ کیونکر تمہیں دکھاوے گا؟ ہر ایک پاک حکمت آسمان سے آتی ہے۔پس تم زمینی لوگوں سے کیا ڈھونڈتے ہو۔جن کی روحیں آسمان کی طرف جاتی ہیں وہی حکمت کے وارث ہیں۔جن کو خود تسلی نہیں وہ کیونکر تمہیں تسلی دے سکتے ہیں۔مگر پہلے دلی پاکیزگی ضروری ہے۔پہلے صدق وصفا ضروری ہے۔پھر بعد اِسکے یہ سب کچھ تمہیں ملے گا۔یہ خیال مت کرو کہ خدا کی وحی آگے نہیں بلکہ پیچھے رہ گئی ہے۔اور رُوح القدس اب اُتر نہیں سکتا بلکہ پہلے زمانوں میں ہی اُتر چکا۔اور میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ ہر ایک دروازہ بند ہو جاتا ہے مگر رُوح القدس کے اُترنے کا کبھی دروازہ بند نہیں ہوتا۔تم اپنے دلوں کے دروازے کھول دو تا وہ اِن میں داخل ہو۔تم اُس آفتاب سے خود اپنے تئیں دور ڈالتے ہو جب کہ اِس شعاع کے داخل ہونے کی کھڑکی کو بند کرتے ہو۔اے نادان اُٹھ اور اس کھڑکی کو کھول دے۔تب آفتاب خود بخود تیرے اندر داخل ہو جائے گا۔جب کہ خدا نے دنیا کے فیضوں کی راہیں اس زمانہ میں تم پر بند نہیں کیں بلکہ زیادہ کیں۔تو کیا تمہارا ظن ہے کہ آسمان کے فیوض کی راہیں جن کی اس وقت تمہیں بہت ضرورت تھی وہ تم پر اُس نے بند کر دیں ہیں؟ ہرگز نہیں بلکہ بہت صفائی سے وہ دروازہ کھولا گیا ہے''(روحانی خزائن جلد جلد ۱۹ صفحہ ۲۴۔۲۵)

علم قرآن کی حقیقت۔جہاں تک قرآن کے علم کا تعلق ہے تو اس ضمن میں عرض ہے کہ قرآن کریم کا ترجمہ سیکھ لینا یا قرآن کریم کی تفسیر کر دینا۔یہ ایک نیک کام ہے اور اسکی قدر کرنی چاہیے لیکن اس سے یہ کس طرح ثابت ہو گیا کہ مترجم یا مفسر پر قرآن کریم کے علم کا انکشاف بھی ہوا ہے؟ ہر مترجم یا مفسر کے متعلق آپ یہ نہیں کہہ سکتے کہ اُسے قرآن کریم کا علم بھی حاصل ہو گیا ہے کیونکہ قرآن کریم کا ترجمہ یا تفسیر کر دینا ایک اور بات ہے لیکن قرآن کریم کے علم کا کسی پر انکشاف ہونا ایک دوسری بات ہے۔قرآن کریم ایک بند کتاب

ہے۔جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔(اِنَّہٗ لَقُرْآنٌ کَرِیْمٌ ☆فِیْ کِتَابٍ مَّکْنُوْنٍ ☆لَّا یَمَسُّہٗ اِلَّاالْمُطَھَّرُوْنَ (واقعہ۔۸۰،۷۹،۷۸) یقیناً یہ قرآن بڑی عظمت والا ہے۔اور ایک چھپی ہوئی کتاب میں موجود ہے۔اِس (قرآن) کی حقیقت کو وہی لوگ پاتے ہیں جو مطہر ہوتے ہیں۔)

صدیقی صاحب۔قرآن کریم کا علم اللہ تعالیٰ کے سکھانے سے ملتا ہے۔اگر آپ سمجھنا چاہیں تو خاکسار آپکے سمجھانے کیلئے ایک مثال پیش کرتا ہے۔عالم اسلام میں حیات مسیح سے متعلق ایک غلط عقیدہ صدیوں سے چلا آ رہا تھا اور حضرت مرزا صاحب سے پہلے اُمت میں اگرچہ ہزاروں مفسر ہوگزرے تھے لیکن کسی مفسر کو اس حقیقت کا علم نہ ہوا کہ قرآن کریم کے مطابق حضرت مسیح عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام وفات پا چکے ہیں۔یہ قرآن کریم کا علم تھا جو حضرت مرزا صاحب سے پہلے اُمت محمدیہ کے کسی مفسر قرآن پر نہ کھلا۔اور کھلتا بھی کیسے کیونکہ قرآن کریم کا علم عقل کی بجائے اللہ تعالیٰ کے سکھانے سے حاصل ہوتا ہے۔میں نے کہیں کسی ولی اللہ کے متعلق پڑھا ہے کہ اُنکے بقول قرآن کریم کا علم تب حاصل ہوتا ہے جب یہ عظیم الشان اِلہامی کلام کسی بندے پر اُسی طرح نازل ہو جس طرح یہ اِلہامی کلام ہمارے پیارے آقا حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ پر نازل ہوا تھا۔خاکسار اپنے ذاتی تجربے کی روشنی میں آپ کو بتاتا ہے کہ یہ وہ صورتحال ہے جس میں قرآن پاک کی آیات اس بندے پر اپنے معانی کھولنا شروع کر دیتی ہیں اور اُس بندے کو ایسا محسوس ہونے لگتا ہے جیسے قرآن کریم کی آیات اُس سے محو گفتگو ہیں۔صدیقی صاحب۔جہاں تک آپکا یہ فرمانا ہے کہ جناب خلیفہ ثانی صاحب نے تفسیر صغیر اور تفسیر کبیر لکھی ہیں۔اُنہوں نے یہ اچھا کام کیا تھا اور ہم اسکی قدر کرتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ یہ کام اُنکے موعود لڑکا ہونے کی نشانی تو ہوسکتا ہے لیکن موعود زکی غلام (مصلح موعود) ہونے کی نہیں۔مزید برآں یہ بھی واضح رہے کہ خلیفہ ثانی صاحب کا تفسیر صغیر اور تفسیر کبیر لکھنا اُنکے علم قرآن کا ثبوت نہیں ہوسکتے ہیں۔اِسکی درج ذیل وجوہات ہیں۔

(۱) خلیفہ ثانی صاحب کی تفسیر کبیر قرآن کریم کی ۱۱۴سورتوں میں سے ۵۷سورتوں کی ایک نامکمل تفسیر ہے۔آپ نے سابقہ مفسرین اُمت کی تفاسیر کو پڑھ کر اور اِن سے استفادہ کر کے ایک نامکمل تفسیر کبیر لکھی ہے۔اُمت محمدیہ میں ایسے ہزاروں مفسر ہوگزرے ہیں اور اُنہوں نے اپنی اپنی فہم و فراست کے مطابق قرآن کریم کے تراجم اور تفاسیر بھی کی ہیں۔اِنہی مفسروں میں ایک نام حضرت فخر الدین رازیؒ (۱۱۴۹ ۔ ۱۲۰۹) کا بھی ہے۔آپؒ نے قرآن کریم کی انتہائی جامع اور مکمل تفسیر (تفسیر کبیر رازی) لکھی ہے جو کہ اَڑتیس (۳۸) جلدوں پر مشتمل ہے۔سابقہ مفسرین اُمت اور خاص کر حضرت فخر الدین رازیؒ کے بالمقابل خلیفہ ثانی صاحب کی اس میں کیا بڑائی ہے اور ایک نامکمل تفسیر کبیر لکھ کر وہ الہامی پیشگوئی مصلح موعود کے مصداق کیسے ہوگئے؟

(۲) جماعت احمدیہ میں دو (۲) مولویوں کا ایک مشہور واقعہ ہے اور ڈھونڈنے پر آپ کو اپنے ماحول میں بھی اس واقعہ کے گواہ مل سکتے ہیں۔روایت ہے کہ خلیفہ ثانی صاحب نے قرانی آیات کے لغوی معانی اور دیگر تفصیلات لکھنے کا کام مولوی محمد صدیق صاحب اور مولوی ابوالمنیر نورالحق صاحب (یہ مولوی پاوا کے نام سے مشہور تھے) کے ذمے لگایا ہوا تھا۔یہ دونوں مولوی دن رات مفوضہ کام کرتے تھے اور جب کوئی سورت مکمل ہوجاتی تھی تو یہ اپنے نوٹس خلیفہ ثانی صاحب کی خدمت میں پیش کر دیتے تھے۔بعدازاں مولویوں کے یہ نوٹس خلیفہ ثانی کی تفسیر کبیر کے نام پر چھپتے تھے۔ایک دن مولوی ابوالمنیر نورالحق صاحب نے مولوی محمد صدیق صاحب سے رازدارانہ رنگ میں کہا کہ تفسیر کا یہ کام تو ہم کرتے ہیں لیکن یہ ہمارا علمی کام خلیفہ ثانی صاحب کے نام پر تفسیر کبیر کے رنگ میں چھپتا ہے۔مولوی محمد صدیق صاحب نے اپنے ساتھی مولوی کی شکایت خلیفہ ثانی صاحب کے آگے لگادی۔خلیفہ ثانی صاحب نے دونوں مولویوں کو بلایا اور پہلے مولوی محمد صدیق صاحب سے پوچھا کہ کیا مولوی ابوالمنیر نورالحق نے یہ بات (تفسیر کا کام تو ہم کرتے ہیں لیکن یہ ہمارا علمی کام خلیفہ ثانی صاحب کے نام پر تفسیر کبیر کے رنگ میں چھپتا ہے) تم سے کہی ہے۔جواباً مولوی محمد صدیق صاحب نے قسم اُٹھا کر بتایا کہ مولوی ابوالمنیر نورالحق نے میرے ساتھ یہ بات کی ہے۔پھر مولوی ابوالمنیر نورالحق صاحب سے پوچھا گیا کہ آپ نے یہ بات مولوی محمد صدیق صاحب سے کہی ہے۔جواباً مولوی ابوالمنیر نورالحق صاحب نے بھی قسم اُٹھا کر اس بات کی تردید کردی۔اس پر خلیفہ ثانی صاحب نے دونوں مولویوں سے کہا کہ اب تم دونوں چلے جاوٴ۔صدیقی صاحب۔یہ جماعت احمدیہ میں ایک مشہور واقعہ ہے اور ڈھونڈنے پر آج بھی اس واقعہ کے کئی گواہ مل سکتے ہیں۔جن تفاسیر (تفسیر صغیر اور تفسیر کبیر) کو آپ خلیفہ ثانی صاحب کے علم قرآن (وہ کلام اللہ کے مرتبہ کو دنیا پر ظاہر کرے گا) کی دلیل کے طور پر پیش کررہے ہیں اِن تفاسیر کی اصل حقیقت یہ ہے۔

(۳) جس طرح حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام سے پہلے اُمت محمدیہ میں ہزاروں نیک مسلمان ایسے ہوگزرے تھے جنہوں نے قرآن کریم کی تفاسیر لکھی تھیں لیکن حضرت مرزا صاحب سے پہلے کسی مفسر کو یہ علم نہ ہوسکا کہ حضرت مسیح عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام فوت ہو چکے ہیں اور قرآن کریم کی تیس (۳۰) آیات اس حقیقت پر کھلی دلیل ہیں۔اور یہ کہ آنحضرت ﷺ کی پیشگوئی مسیح موعود کا مصداق کوئی اُمتی فرد ہے جو موسوی مسیح عیسیٰ ابن مریم کی خُوبُو اور آپکے رنگ میں رنگین ہوکر آئے گا۔یہ حقیقت اور یہ علم قرآن اللہ تعالیٰ نے حضرت مرزا صاحب علیہ السلام کو سکھایا جو کہ آنحضرت ﷺ کی پیشگوئی مسیح موعود کے مصداق تھے۔بعینہٖ اس عاجز سے پہلے ۲۰۔فروری ۱۸۸۶ء کی اِلہامی پیشگوئی مصلح موعود کی حقیقت جماعت احمدیہ میں کسی احمدی پر آشکار نہ ہوئی اور آشکار ہوتی بھی کیسے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس اِلہامی پیشگوئی کا علم اِس پیشگوئی کے مصداق کے مقدر میں لکھ رکھا تھا۔خلیفہ

ثانی صاحب تفسیر کبیر تو لکھتے رہے یا لکھواتے رہے لیکن اُنہیں یہ پتہ نہ چلا کہ میں جس اِلہامی پیشگوئی مصلح موعود کا دعویٰ کر رہا ہوں میں اور میرے دیگر بھائی اِس الہامی پیشگوئی کے دائرہ بشارت سے ہی باہر ہیں۔صدیقی صاحب۔آپ جو خلیفہ ثانی صاحب کے علم قرآن کو اُنکے دعویٰ مصلح موعود کی صداقت کیلئے بطور دلیل پیش کر رہے ہیں میرا آپ سے سوال ہے کہ اگر خلیفہ ثانی صاحب کو اس حقیقت کا علم نہ ہوا کہ وہ تو پیشگوئی مصلح موعود کے دائرہ بشارت سے ہی باہر ہیں تو پھر خلیفہ ثانی صاحب کے علم قرآن اور اُنکی تفسیر کبیر کی حقیقت کا بھانڈا پھوڑنے کیلئے کیا یہ دلیل کافی نہیں ہے۔؟ عاقل را اشارہ کافی است۔

حضرت مہدی و مسیح موعودؑ کی طرح اس عاجز پر بھی اللہ تعالیٰ نے انکشاف فرمایا کہ اے عبدالغفار! پیشگوئی مصلح موعود (زکی غلام) کے مصداق نے اپنی آخری اِلہامی بشارت (۶،۷۔نومبر ۱۹۰۷ء) کے بعد پیدا ہونا ہے۔مرزا بشیر الدین محمود احمد مثیل بشیر احمد اوّل ہوتے ہوئے ۲۰۔فروری ۱۸۸۶ء میں مذکورہ موعود لڑکے سے متعلقہ ضمنی پیشگوئی کے مصداق تھے لیکن اُس نے اپنے مقام ومرتبہ سے تجاوز کر کے مصلح موعود ہونے کا جھوٹا دعویٰ کر کے پیشگوئی مصلح موعود پر قبضہ کیا اور پھر اس جھوٹے اِلہامی دعویٰ مصلح موعود کی اپنی زندگی میں قطع وتین کی مقرر کردہ سزا پائی۔وہ پیشگوئی مصلح موعود کا مصداق نہیں تھا۔اے عبدالغفار! دیکھ اور قرآن کریم کا مطالعہ کر۔میں نے جب کبھی اپنے کسی نبی کو کسی بچے کی بشارت دی تھی تو بشارت کے وقت وہ موعود بچہ پیدا نہیں تھا بلکہ وہ بشارت کے بعد پیدا ہوا تھا۔میں نے اپنے بندے ابراہیم کو اسماعیل، اسحاق اور یعقوب کی بشارتیں دی تھیں۔یہ سب بشارتوں کے بعد پیدا ہوئے تھے۔اسی طرح میں نے اپنے برگزیدہ بندے زکریا کی پکار کو سنتے ہوئے اُسے بھی یحییٰ کی بشارت دی تھی اور پھر یحییٰ بشارت کے بعد پیدا ہوا تھا۔بشارتوں کے وقت اِن بچوں کے والدین نے فرشتوں سے بحث کی تھی کہ ہم تو بوڑھے ہو چکے ہیں اور ہماری بیویاں بانجھ ہیں ہمارے ہاں یہ بچے کس طرح پیدا ہو سکتے ہیں؟ جواباً میرے فرشتوں نے اُنہیں کہا تھا کہ اللہ تعالیٰ ہر بات پر قادر ہے اور جو تمہیں بشارت دی گئی ہے اسی طرح ہوگا اور پھر بعد میں اُسی طرح ہوا بھی۔اِسی طرح میں نے اپنی نیک اور صدیقہ بندی مریم کو بھی ایک زکی غلام کی بشارت بخشی تھی۔"قَالَ اِنَّمَآ اَنَا رَسُوْلُ رَبِّكِ لِاَهَبَ لَكِ غُلٰمًا زَكِيًّا☆قَالَتْ اَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ غُلٰمٌ وَّ لَمْ يَمْسَسْنِيْ بَشَرٌ وَّلَمْ اَكُ بَغِيًّا☆قَالَ كَذٰلِكِ قَالَ رَبُّكِ هُوَعَلَيَّ هَيِّنٌ وَلِنَجْعَلَهٗ اٰيَةً لِّلنَّاسِ وَ رَحْمَةً مِّنَّا وَكَانَ اَمْرًا مَّقْضِيًّا☆"(مریم۔۲۰،۲۱،۲۲) ترجمہ۔(تفسیر صغیر)(فرشتہ نے) کہا۔میں تو صرف تیرے ربّ کا بھیجا ہوا پیغامبر ہوں تا کہ میں تجھے (وحی کے مطابق) ایک زکی (پاک اور نیک) غلام دوں۔(مریم نے) کہا۔میرے ہاں غلام کہاں سے ہوگا۔حالانکہ اب تک مجھے کسی مرد نے نہیں چھُوا۔اور میں کبھی بدکاری میں مبتلا نہیں ہوئی۔(فرشتہ نے) کہا (بات) اِسی طرح ہے (جس طرح تو نے کہی، مگر) تیرے ربّ نے یہ کہا ہے، کہ یہ (کام) مجھ پر آسان ہے اور (ہم اِسلئے یہ غلام پیدا کریں گے) تا کہ اُسے لوگوں کیلئے ایک نشان بنائیں اور اپنی طرف سے رحمت (کا موجب بھی بنائیں) اور یہ (اَمر) ہماری تقدیر میں طے ہو چکا ہے۔

اے عبدالغفار۔جس وقت فرشتہ نے مریم کو زکی غلام کی بشارت دی تھی تو اس وقت میری بندی نے فرشتہ سے کہا تھا کہ میرے ہاں زکی غلام کس طرح پیدا ہوگا جبکہ نہ میں شادی شدہ ہوں اور نہ ہی میں بدکار رہوں۔فرشتہ نے اُسے جواباً کہا تھا کہ بات اُسی طرح ہے جس طرح تو بیان کر رہی ہے لیکن میرا خدا اس بات پر قادر ہے اور وہ جو چاہتا ہے پیدا کر دیتا ہے وغیرہ۔

اے عبدالغفار! میرے کلام (جو میں نے اپنے برگزیدہ بندے مرزا غلام احمد پر نازل فرمایا تھا) کا مطالعہ کر۔دیکھ میں نے اپنے برگزیدہ بندے کو پہلے محمدی مریم کا روحانی مقام بخشا۔

(۱)(۸۱۔۱۸۸۳ء)۔"فَاَجَآءَهَا الْمَخَاضُ اِلٰى جِذْعِ النَّخْلَةِ قَالَتْ يٰلَيْتَنِيْ مِتُّ قَبْلَ هٰذَاوَ كُنْتُ نَسْيًا مَّنْسِيًّا۔هُزِّيْ اِلَيْكِ بِجِذْعِ النَّخْلَةِ تُسٰقِطْ عَلَيْكِ رُطَبًا جَنِيًّا۔(روحانی خزائن جلد۱۹ صفحہ۵۱ و جلد۱ صفحہ۲۵۰) پس اسے دردِزہ مجبور کر کے ایک کھجور کے تنے کی طرف لے گئی۔کہا اے کاش! میں اس سے پہلے مر جاتی اور میری یاد مٹا دی جاتی۔کھجور کی ٹہنی کو پکڑ کر اپنی طرف ہلا۔وہ تجھ پر تازہ بتازہ پھل پھینکے گی۔"

(۲)(۱۸۸۱ء)۔"هُزِّيْ اِلَيْكِ بِجِذْعِ النَّخْلَةِ تُسٰقِطْ عَلَيْكِ رُطَبًا جَنِيًّا۔"(تذکرہ صفحہ۳۲۔روحانی خزائن جلد۱ صفحہ۲۵۰) کھجور کی ٹہنی کو پکڑ کر اپنی طرف ہلا۔وہ تجھ پر تازہ بتازہ پھل پھینکے گی۔

(۳)(۱۸۸۳ء)۔"يَاٰدَمُ اسْكُنْ اَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ ۔ يَا مَرْيَمُ اسْكُنْ اَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ ۔ يَا اَحْمَدُ اسْكُنْ اَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ۔ نَفَخْتُ فِيْكَ مِنْ لَّدُنِّيْ رُوْحَ الصِّدْقِ۔"(تذکرہ صفحہ۵۵۔روحانی خزائن جلد۱ صفحہ۵۹۰تا۵۹۱) اے آدم۔اے مریم۔اے احمد تو اور جو شخص تیرا تابع اور رفیق ہے جنت میں یعنی نجات حقیقی کے وسائل میں داخل ہو جاؤ۔میں نے اپنی طرف سے سچائی کی رُوح تجھ میں پھونک دی ہے۔

(۴)(۱۸۸۳ء)۔"فَاَجَآءَهَا الْمَخَاضُ اِلٰى جِذْعِ النَّخْلَةِ قَالَتْ يٰلَيْتَنِيْ مِتُّ قَبْلَ هٰذَاوَ كُنْتُ نَسْيًا مَّنْسِيًّا۔"(تذکرہ صفحہ۵۶۔روحانی خزائن جلد۱۹ صفحہ۵۱) پس اُسے دردِزہ مجبور کر کے ایک کھجور کے تنے کی طرف لے گئی۔کہا اے کاش! میں اِس سے پہلے مر جاتی اور میری یاد مٹا دی جاتی۔

(۵)(۱۸۸۳ء)۔"لَقَدْ جِئْتِ شَيْئًا فَرِيًّامَا كَانَ اَبُوْكِ امْرَاَ سَوْءٍ وَّ مَا كَانَتْ اُمُّكِ بَغِيًّا۔"(تذکرہ صفحہ۵۷۔روحانی خزائن جلد۱۹ صفحہ۵۱)(اے مریم) تو نے بہت بُرا

کام کیا ہے۔ تیرا باپ تو بُرا آدمی نہیں تھا اور تیری ماں بھی بدکار نہیں تھی۔

(۲)(۱۸۸۳ء)۔''اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ ۔ وَلِنَجْعَلَہٗ اٰیَۃً لِّلنَّاسِ وَرَحْمَۃً مِّنَّاوَ کَانَ اَمْرًا مَّقْضِیًّا۔ قَوْلَ الْحَقِّ الَّذِیْ فِیْہِ تَمْتَرُوْنَ ۔''(تذکرہ صفحہ ۷۲۔روحانی خزائن جلد ۱۹ صفحہ ۵۱) کیا اللہ اپنے بندہ کیلئے کافی نہیں۔ اور ہم اُس کو لوگوں کیلئے ایک نشان بنادینگے اور اپنی طرف سے رحمت اور یہ بات ابتداء سے مقدر تھی۔ اور ایسا ہی ہونا تھا۔ یہی قولِ حق ہے جس میں لوگ شک کر رہے ہیں۔

صدیقی صاحب۔ پھر اللہ تعالیٰ نے مجھے بتایا کہ میں نے محمدی مریم (حضرت مرزا غلام احمدؑ) کو موسوی مریم کی طرح ایک زکی غلام کی بشارت دی تھی اور تو میرے مبشر کلام کا مطالعہ کر۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

(۱)''اِنَّا نُبَشِّرُکَ بِغُلَامٍ حَسِیْنٍ۔''یعنی ہم تجھے ایک حسین غلام کے عطا کرنے کی خوشخبری دیتے ہیں۔ (تذکرہ صفحہ ۲۹۔روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۲۰۰)

(۲) خدائے رحیم و کریم بزرگ و برتر نے جو ہر چیز پر قادر ہے (جل شانہٗ وعزّ اسمہٗ) نے اپنے الہام سے مخاطب کر کے فرمایا کہ!

''میں تجھے ایک رحمت کا نشان دیتا ہوں اُسی کے موافق جو تو نے مجھ سے مانگا۔ سو میں نے تیری تضرّعات کو سنا اور تیری دعاؤں کو اپنی رحمت سے بپایہ قبولیّت جگہ دی۔ اور تیرے سفر کو (جو ہوشیار پور اور لودھیانہ کا سفر ہے) تیرے لیے مبارک کر دیا۔ سو قدرت اور رحمت اور قربت کا نشان تجھے دیا جاتا ہے۔ فضل اور احسان کا نشان تجھے عطا ہوتا ہے اور فتح اور ظفر کی کلید تجھے ملتی ہے۔ اے مظفر! تجھ پر سلام۔ خدا نے یہ کہا۔ تا وہ جو زندگی کے خواہاں ہیں۔ موت کے پنجہ سے نجات پاویں۔ اور وہ جو قبروں میں دبے پڑے ہیں باہر آویں۔ اور تا دین اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو۔ اور تا حق اپنی تمام برکتوں کیساتھ آ جائے اور باطل اپنی تمام نحوستوں کیساتھ بھاگ جائے۔ اور تا لوگ سمجھیں کہ میں قادر ہوں۔ جو چاہتا ہوں کرتا ہوں۔ اور تا وہ یقین لائیں۔ کہ میں تیرے ساتھ ہوں۔ اور تا اُنہیں جو خدا کے وجود پر ایمان نہیں لاتے۔ اور خدا کے دین اور اُسکی کتاب اور اُس کے پاک رسول محمد مصطفیٰ کو انکار اور تکذیب کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ ایک کھلی نشانی ملے اور مجرموں کی راہ ظاہر ہو جائے۔

سو تجھے بشارت ہو۔ کہ ایک وجیہہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائے گا۔ ایک زکی غلام (لڑکا) تجھے ملے گا۔ وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذریت و نسل ہوگا۔ خوبصورت پاک لڑکا تمہارا مہمان آتا ہے۔ اُس کا نام عنموائیل اور بشیر بھی ہے۔ اِس کو مقدّس روح دی گئی ہے۔ اور وہ رجس سے پاک ہے۔ وہ نور اللہ ہے۔ مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے۔

اُس کیساتھ فضل ہے۔ جو اُسکے آنے کے ساتھ آئیگا۔ وہ صاحب شکوہ اور عظمت اور دولت ہوگا۔ وہ دُنیا میں آئے گا اور اپنے مسیحی نفس اور رُوح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا۔ وہ کلمۃ اللہ ہے۔ کیونکہ خدا کی رحمت و غیوری نے اُسے کلمۂ تمجید سے بھیجا ہے۔ وہ سخت ذہین و فہیم ہوگا۔ اور دل کا حلیم۔ اور علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا۔ اور وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا۔ (اِسکے معنی سمجھ میں نہیں آئے) دوشنبہ ہے مبارک دوشنبہ۔ فرزند دلبند گرامی ارجمند۔ مَظْهَرُ الْاَوَّلِ وَ الْاٰخِرِ۔ مَظْهَرُ الْحَقِّ وَ الْعَلَآءِ کَاَنَّ اللّٰہَ نَزَلَ مِنَ السَّمَآءِ۔ جس کا نزول بہت مبارک اور جلال الٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا۔ نور آتا ہے نور۔ جس کو خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسُوح کیا۔ ہم اِس میں اپنی رُوح ڈالیں گے۔ اور خدا کا سایہ اُسکے سر پر ہوگا۔ وہ جلد جلد بڑھے گا۔ اور اسیروں کی رُستگاری کا موجب ہوگا۔ اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا۔ اور قومیں اس سے برکت پائیں گی۔ تب اپنے نفسی نقطہ آسمان کی طرف اُٹھایا جائے گا۔ وَ کَانَ اَمْرًا مَّقْضِیًّا۔''(تذکرہ صفحہ ۱۰۹ تا ۱۱۱ بحوالہ مجموعہ اِشتہارات جلد اوّل صفحہ ۱۰۰ تا ۱۰۲)

(۳)۱۸۹۴ء۔" اِنَّا نُبَشِّرُکَ بِغُلَامٍ "۔یعنی ہم تجھے ایک غلام کی بشارت دیتے ہیں۔ (تذکرہ صفحہ ۲۱۴ بحوالہ روحانی خزائن جلد ۹ صفحہ ۴۰ حاشیہ)

(۴)۱۸۹۶ء ۔" اِنَّا نُبَشِّرُکَ بِغُلَامٍ حَلِیْمٍ۔ مَّظْهَرِ الْحَقِّ وَ الْعَلَاءِ کَاَنَّ اللّٰہَ نَزَلَ مِنَ السَّمَاءِ ۔"ترجمہ۔ ہم تجھے ایک حلیم غلام کی بشارت دیتے ہیں جو حق اور بلندی کا مظہر ہوگا گویا خدا آسمان سے اُترا۔ (تذکرہ صفحہ ۲۳۸ بحوالہ روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۶۲)

(۵)۱۳۔اپریل ۱۸۹۹ء۔" اِصْبِرْ مَلِیًّا سَاَهَبُ لَکَ غُلَامًا زَکِیًّا۔" یعنی کچھ تھوڑا عرصہ صبر کر میں تجھے ایک زکی غلام عنقریب عطا کروں گا۔ (تذکرہ صفحہ ۲۷۷ بحوالہ روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۲۱۶)

(۶)۲۶۔دسمبر ۱۹۰۵ء۔" اِنَّا نُبَشِّرُکَ بِغُلَامٍ نَّافِلَۃً لَّکَ۔ نَافِلَۃً مِّنْ عِنْدِیْ۔"ہم تجھے ایک غلام کی بشارت دیتے ہیں۔ وہ تیرے لیے نافلہ ہے۔ ہماری طرف سے نافلہ ہے۔ (تذکرہ صفحہ ۵۰۰/ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۲۲۹ بحوالہ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۱ مورخہ ۱۰۔جنوری ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

(۷) مارچ ۱۹۰۶ء۔"اِنَّا نُبَشِّرُکَ بِغُلَامٍ نَّافِلَۃً لَّکَ۔"ہم ایک غلام کی تجھے بشارت دیتے ہیں۔ جو تیرے لیے نافلہ ہوگا۔ (تذکرہ صفحہ ۵۱۹ بحوالہ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۱۰،۲۴ مارچ ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

(۸) ۱۹۰۶ء۔"اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَام مَّظْهَرِالْحَقِّ وَ الْعَلَاءِ كَاَنَّ اللّٰه نَزَلَ مِنَ السَّمَاءِ ۔"ہم ایک غلام کی تجھے بشارت دیتے ہیں جوحق اوراعلیٰ کا مظہر ہوگا۔گویا آسمان سے خدا اُترے گا۔(تذکرہ صفحہ۵۵۴ بحوالہ روحانی خزائن جلد۲۲صفحہ۹۸ تا۹۹)

(۹)۱۶۔ستمبر۱۹۰۷ء۔"اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَام حَلِيْمٍ۔"ہم تجھے ایک حلیم غلام کی بشارت دیتے ہیں۔(تذکرہ صفحہ۶۱۹ بحوالہ الحکم جلد۱۱نمبر۳۳مورخہ۱۷۔ستمبر۱۹۰۷صفحہ۱)

(۱۰)اکتوبر ۱۹۰۷ء۔"(۵) اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ حَلِيْم (۶) يَنْزِلُ مَنْزِلَ الْمُبَارَكِ ۔(۷)ساقیا آمدن عید مبارک بادت۔"(تذکرہ صفحہ۶۲۲ بحوالہ الحکم جلد۱۱نمبر۳۹مورخہ۳۱۔اکتوبر ۱۹۰۷ءصفحہ۱)ترجمہ۔ہم تجھے ایک حلیم غلام کی بشارت دیتے ہیں جومبارک احمد کی شبیہ ہوگا۔اے ساقی عید کا آنا تجھے مبارک ہو۔

(۱۱)۶/۷۔نومبر۱۹۰۷ء۔"سَاَهَبُ لَكَ غُلَامًازَكِيًّا۔رَبِّ هَبْ لِيْ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً۔اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامِ اسْمُه يَحْيىٰ ۔اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِاَصْحَابِ الْفِيْلِ۔ ....آمدن عید مبارک بادت۔عید تو ہے چاہے کرو یا نہ کرو۔"(تذکرہ۶۲۶ بحوالہ الحکم جلد۱۱نمبر۴۰، ۱۰۔نومبر۱۹۰۷ءصفحہ۳)ترجمہ۔میں ایک زکی غلام کی بشارت دیتا ہوں۔اے میرے خدا پاک اولاد مجھے بخش۔میں تجھے ایک غلام کی بشارت دیتا ہوں جس کا نام یحییٰ ہے۔کیا تو نے نہیں دیکھا کہ تیرے ربّ نے اصحاب فیل کیساتھ کیا کیا۔

صدیقی صاحب۔اللہ تعالیٰ نے مجھے بتایا کہ اُس نے اپنے بندے مرزا غلام احمد پر زکی غلام سے متعلقہ مبشر اِلہامات کا سلسلہ ۱۸۸۱ء سے شروع کر کے اُسکی وفات کے قریب یعنی ۶، ۷۔نومبر۱۹۰۷ءتک جاری رکھا۔اوراللہ تعالیٰ نے مجھ پر ظاہر فرمایا کہ میں نے یہ اس لیے کیا تھا کہ مجھے علم تھا کہ میرے بندے مرزا غلام احمد کے لڑکے مرزا بشیرالدین محمود احمد نے جھوٹے طور پر پیشگوئی مصلح موعود کو اپنے اوپر چسپاں کر لینا تھا۔اسکے اس جھوٹے دعویٰ مصلح موعود کی تردید کیلئے میں نے زکی غلام کی بشارات کا سلسلہ نزول مرزا بشیرالدین محمود احمد کی پیدائش کے بعد بھی اپنے برگزیدہ بندے (مہدی ومسیح) کی وفات تک جاری رکھا تھا۔اے عبدالغفار! احمدی خلفاء، علماء اور عام احمدیوں سے پوچھ کہ سنت اللہ کے مطابق بشارت کے وقت مبشر دنیا میں موجود نہیں ہوتا بلکہ وہ بشارت کے بعد پیدا ہوتا ہے۔اللہ تعالیٰ نے مجھے فرمایا کہ میری اسی سنت کے مطابق میری برگزیدہ محمدی مریم (مرزا غلام احمد) کے ہاں اِسکے روحانی فرزند یعنی زکی غلام نے جماعت احمدیہ میں ۶، ۷۔نومبر۱۹۰۷ء کے بعد پیدا ہونا تھا۔اِن سے پوچھ کہ میری برگزیدہ محمدی مریم کے ہاں ۱۲۔جنوری ۱۸۸۹ءکو پیدا ہونیوالا لڑکا موعود زکی غلام (مصلح موعود) سے متعلقہ اِلہامی پیشگوئی کا مصداق کیسے ہوگیا؟ اِن احمدیوں کو بتا کہ مرزا بشیرالدین محمود احمد کا دعویٰ مصلح موعود میری اُس سنت کے خلاف ہے جو میں اپنے پیارے نبی ﷺ پر نازل ہونیوالے کلام میں ظاہر کر چکا ہوں۔لہٰذا اُس کا دعویٰ مصلح موعود قطعی طور پر ایک جھوٹا دعویٰ تھا اور میں نے جھوٹے اِلہامی دعویٰ کیلئے اپنی مقرر کردہ قطع وتین کی سزا کا مزا اُسے اُسکی زندگی میں چکھا دیا تھا۔فَاعْتَبِرُوا يَا أُولِي الْأَبْصَارِ ۔اے سمجھ بوجھ رکھنے والے لوگو! عبرت حاصل کرو۔

☆۔"آپ نے نظام جماعت کو باقاعدہ منظّم فرمایا۔آپ نے بہت سی تحاریک فرمائیں جن میں سے ایک شدھی کی تحریک بھی ہے جو ۱۹۲۳ء میں جاری ہوئی ہندوؤں کی اس تحریک کا اس طرح مقابلہ آپکی راہنمائی میں کیا گیا کہ ان تمام مسلمانوں کو جو ہندو بنا دیئے گئے تھے اُنہیں پھر سے اسلام میں واپس لایا گیا۔۱۹۳۴ء میں احرار نے اعلان کیا کہ قادیان کی اینٹ سے اینٹ بجا دیں گے۔اس وقت اس مصلح موعود نے فرمایا کہ زمین احرار کے قدموں سے نکلتی جارہی ہے۔اوراسی سال تحریک جدید کا اعلان فرمایا ساری دنیا اسکی شاہد ہے اورہم اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ آج جماعت احمدیہ ۲۰۰ دنیا کے ممالک میں قائم ہوچکی ہے۔پھر آپ نے وقف جدید کی تحریک فرمائی جس کا مقصد ملکوں اور شہروں کے دور دراز مقامات تک اسلام کا پیغام پہنچایا جارہا ہے اور ہر سال لاکھوں نیک روحیں جماعت میں داخل ہورہی ہیں اوراحمدیت کا یہ قافلہ خلفاء کی سرکردگی میں منزلوں پر منزلیں طے کرتا جارہا ہے۔الحمدللہ۔"

الجواب۔جیسا کہ درج بالا سطور میں قرآن کریم اورزکی غلام (مصلح موعود) سے متعلقہ مبشر اِلہامات کی روشنی میں خاکسار ثابت کر آیا ہے کہ جناب خلیفہ ثانی صاحب اور اُسکے دیگر برادران پیشگوئی مصلح موعود (زکی غلام) کے دائرہ بشارت میں نہیں آتے۔لہٰذا یہ جو کارنامے آپ لکھ رہے ہیں ایسے کارناموں کی بدولت کوئی مصلح موعود نہیں بن جایا کرتا۔آپ کو علم ہے کہ حضرت مسیح عیسیٰ ابن مریم ناصری علیہ ایک صاحب کتاب نبی اور رسول تھا۔کیا آپ کارناموں کی بدولت صاحب کتاب نبی اور رسول بنے تھے؟ اوراگر کارناموں کی بدولت آپ صاحب کتاب نبی اور رسول بنے تھے تو جناب صدیقی صاحب۔کیا آپ حضرت مسیح ابن مریم علیہ السلام کے کارناموں کی فہرست سے مجھے آگاہ کر سکتے ہیں؟ صدیقی صاحب۔آپ کو بخوبی علم ہے کہ کارنامے تو رہے ایک طرف اِس برگزیدہ اسرائیلی نبی اور رسول کو اپنی جان کے لالے پڑ گئے تھے کیونکہ بدبخت یہودی اُنہیں کاٹھ پر صلیب دے کر اُسے نعوذ باللہ لعنتی ثابت کرنا چاہتے تھے۔صدیقی صاحب۔میرا آپ سے سوال ہے کہ اگر کوئی اپنے کارناموں کی بدولت ہی مصلح موعود بن سکتا ہے تو پھر حضرت مسیح ابن مریم علیہ السلام تو بے چارہ خالی ہاتھ تھا۔صلیب کے شدید اِبتلاء کے وقت جو چند حواری اُس کیساتھ تھے اُنہیں بھی بھاگنا پڑا۔تو پھر کس نے اس معصوم اور بے سہارا انسان کو صاحب کتاب نبی اور رسول بنایا تھا؟ جواباً عرض ہے کہ اللہ تعالیٰ نے۔جہاں تک خلیفہ ثانی کے کارناموں کا تعلق ہے تو یہ کارنامے بھی اُنکے انفرادی کارنامے نہیں تھے بلکہ یہ جماعت احمدیہ کی اجتماعی کاوشوں کے نتائج تھے اور خلیفہ ثانی صاحب نے اپنے جھوٹے دعویٰ مصلح موعود کو سچا بنانے کیلئے اِن جماعتی اجتمائی کوششوں کے ثمر کو اپنی جھولی میں ڈال لیا۔

اگر کارناموں کی بدولت ہی لوگ مصلح موعود بن جایا کرتے تو اس دنیا میں ایسے ایسے لوگ گزرے ہیں بلکہ اب بھی موجود ہیں کہ اُن کے کارناموں کے بالمقابل خلیفہ ثانی صاحب کے کاموں کی کوئی حیثیت ہی نہیں ہے۔مثلاً قائداعظم محمد علی جناحؒ اور گاندھی دونوں نے اپنے اپنے ملکوں کے کروڑوں انسانوں کو انگریزوں کی غلامی سے نجات دلائی۔اسکے بالمقابل جناب خلیفہ ثانی صاحب نے کسی کو آزادی تو کیا دلانی تھی اُلٹا حضرت مہدی و مسیح موعودؑ کے پیروکاروں کو اُنکی عقیدت کی بدلت اور اُنہیں بنیادی انسانی حقوق سے محروم کرکے اپنی جماعت میں ہی اَسیر اور غلام بنالیا ہے۔صدیقی صاحب۔کیا آپ مجھے بتا سکتے ہیں کہ احمدیوں کو اپنی جماعت میں ہی غلامی کی زنجیریں پہنا دینا کونسا مصلح موعودی کارنامہ ہے؟اسی طرح جنوبی افریقہ کے راہنما نیلسن منڈیلا نے ستائیس (۲۷) سال قیدو بند کی صعوبتیں جھیل کر اپنی قوم اور اپنے ملک کو گوروں کی غلامی سے نجات دلائی۔صدیقی صاحب،اگر کارناموں کے ذریعے ہی اللہ تعالیٰ کسی کو مصلح موعود یا نبی اور رسول بنایا کرتا تو یہ (قائداعظم محمد علی جناحؒ، گاندھی اور نیلسن منڈیلا وغیرہ) سارے بہت بڑے بڑے مصلح موعود نبی اور رسول ہوتے۔لیکن واضح رہے کہ لوگ کارناموں کی بدولت نبی یا رسول اور مصلح موعود نہیں بنا کرتے بلکہ یہ اللہ تعالیٰ ہے جو اُنہیں نبی،رسول اور مصلح موعود بناتا ہے۔ ؎

آسماں سے ہے چلی توحید خالق کی ہوا دل ہمارے ساتھ ہیں گو منہ کریں بک بک ہزار

☆۔''ہمارے ایک نہایت عزیز بھائی مکرم مجید احمد صاحب جن کو سید مولود احمد صاحب بھی خوب جانتے ہیں نے آپ سے فون پر کچھ گفتگو ہوئی (کی۔ناقل) اور اُنہوں نے آپ سے دو آیات قرآن کے معنے دریافت فرمائے جس کے جواب میں آپ نے فرمایا کہ مجھے عربی نہیں آتی اور آپکا دعویٰ مصلح موعود کا ہے۔میری آپ سے نہایت عاجزانہ درخواست ہے کہ اپنے دعویٰ پر نظرِ ثانی فرمائیں''

الجواب۔خاکسار نے اپنے مضامین اور کتب میں بڑی وضاحت کیساتھ لکھا ہے کہ میں بچپن میں کسی استاد سے قرآن کریم ناظرہ بھی نہیں پڑھ سکا ہوں۔ہاں زمانہ طالب علمی میں اللہ تعالیٰ نے اتنی عربی مجھے ضرور سکھادی جس کی اُسکے علم میں مجھے ضرورت تھی۔قرآن کریم کو ٹھیک طریقے سے پڑھنا بہت اچھی بات ہے لیکن اِسکے مقابلہ میں کلام اِلٰہی کا علم اور اُسکی حقیقت سے واقف ہونا اس سے بھی بہت اچھی بات ہے۔قرآن کریم عربی میں نازل ہوا ہے اور عربی کو عجمیوں سے زیادہ عربی بہتر جانتے ہیں لیکن ایک صدی قبل اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کا علم عربوں کی بجائے ایک عجمی حضرت مرزا غلام احمدؑ کو دیا تھا اور پھر آپ جانتے ہیں کہ اس احمد ہندی نے سب عربوں کا منہ بند کردیا تھا۔اسی ضمن میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔''ثُمَّ أَوْرَثْنَا الْكِتَابَ الَّذِينَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهِ وَمِنْهُم مُّقْتَصِدٌ وَمِنْهُمْ سَابِقٌ بِالْخَيْرَاتِ بِإِذْنِ اللَّهِ ذَٰلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيرُ (فاطر۔۳۳) پھر ہم نے اپنی کتاب کا (ہمیشہ) اِنہی لوگوں کو وارث بنایا ہے جن کو ہم نے اپنے بندوں میں سے چن لیا،پس اِن میں سے کوئی کوئی آدمی تو ایسا ثابت ہوا جو اپنی جان پر انتہائی ظلم کرنیوالا تھا اور کوئی اِن میں سے ایسا نکلا جو درمیانی چال چلنے والا تھا اور کوئی کوئی ایسا نکلا جو نیکیوں میں اللہ کے حکم سے دوسروں سے آگے بڑھنے والا تھا۔یہ (اللہ کا) بڑا فضل ہے۔

واضح رہے کہ معیار قبولیت حسن الفاظ اور طرز ادا نہیں بلکہ خلوص نیت،عشق کامل اور طلب صادق ہے۔اسی سلسلہ میں جناب عبدالجبار ثاقب صاحب مورخہ ۷۔ستمبر ۲۰۱۱ء کے روزنامہ خبریں میں لکھتے ہیں۔

''کسی نے حضرت حبیب عجمیؒ سے دریافت کیا''خدا کی رضا کس چیز میں ہے؟''آپؒ نے جواب دیا،خدا کی رضا اس دل میں ہے جس میں نفاق کا غبار نہ ہو،کیونکہ نفاق کا محبت و موافقت سے کوئی تعلق نہیں،جہاں نفاق ہے وہاں محبت نہیں اور جہاں محبت ہے وہاں نفاق نہیں۔اپنے سینے کو بے یقینی اور شک سے پاک کرو تب اللہ تعالیٰ کی محبت کا نور اور معرفت کی روشنی تمہارے نہاں خانہ قلب میں داخل ہوگی۔حضرت حبیب عجمیؒ نے پہلے ابتدا میں حضرت خواجہ حسن بصریؒ کے دست حق پرست پر توبہ کی اور قلب سلیم پایا تھا۔جلد ہی عرفان کی منازل طے کرلیں،مگر چونکہ عجمی تھے اس لیے عربی زبان پر دسترس نہ تھی بلکہ قرآن پاک بھی صحیح طور پر نہیں پڑھ سکتے تھے۔ایک دن خواجہ حسن بصریؒ شام کے وقت حبیب عجمیؒ کے گھر آئے۔وہ مغرب کی نماز پڑھ رہے تھے مگر چونکہ قرآن پاک پوری صحت کیساتھ نہیں پڑھ رہے تھے اس لیے خواجہ صاحب نے ان کی اِقتداء نہ کی اور اپنی نماز الگ پڑھی۔اسی رات حضرت خواجہ حسن بصریؒ نے خواب میں خود کو اللہ تعالیٰ کے حضور پایا۔سوال کیا کہ بارخدایا آپکی رضا کس چیز میں ہے؟جواب ملا،حسن بصری!میری رضا تو تو نے پالی تھی مگر افسوس کہ تو نے اسکی قدر نہ کی۔سیدنا حسن بصری نے دریافت کیا خدایا وہ کیا تھا؟جواب ملا!میری رضا یہ تھی کہ تو صحت نیت کیساتھ بلا تامل حبیب عجمی کے پیچھے نماز کیلئے کھڑا ہوجاتا۔حسن الفاظ اور طرز ادا کا میرے ہاں اعتبار نہیں،خلوص نیت،عشق کامل اور طلب صادق میری بارگاہ میں معیار قبولیت ہے۔''

صدیقی صاحب۔اللہ تعالیٰ کو تو ازل سے معلوم تھا کہ میں نے اپنے برگزیدہ بندے حضرت مرزا غلام احمد سے کیے گئے زکی غلام کے وعدہ کو اُسکے پیروکاروں میں سے کس کے وجود میں پورا کرنا ہے۔جماعت احمدیہ میں حضورؑ کی صلبی نسل کے علاوہ بڑے بڑے عربی دان اور قاری موجود ہیں لیکن اُس نے اپنی موعود رحمت اور فضل کیلئے ایک ایسے انسان کو کیوں چن لیا جس کو بچپن میں کسی استاد سے قرآن کریم ناظرہ بھی پڑھنا نصیب نہ ہوا؟آپکا یہ سوال بجائے اعتراض کے آپ لوگوں اور پوری جماعت کیلئے غور طلب بھی ہے اور لمحہ فکریہ بھی

۔اگراللہ تعالیٰ نے اپنے ''موعودنشان رحمت'' کیلئے حضورؑ کی صلبی نسل میں سے کسی کو نہ چنا، اگراللہ تعالیٰ نے حضورؑ کے پیروکاروں میں سے کسی عربی دان اور قاری کو نہیں چنا تو یہ کوئی عجوبہ کی بات نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی قدیم سے ایسی ہی سنت چلی آئی ہے۔خاکسار آپ کو بطور نصیحت عرض کرتا ہے کہ آپ سب حضرت مہدی و مسیح موعودؑ سے نہ زیادہ متقی اور عقلمند ہیں اور نہ ہی صاحب بصیرت۔اللہ کے واسطے اپنے آپ پر رحم کرو اور حضرت بانئے جماعتؑ کے دامن کو نہ چھوڑو۔اس ضمن میں اگر آپکے ایمانوں اور تقویٰ میں کوئی کمزوری پیدا ہو چکی ہے یا پیدا کر دی گئی ہے تو اس کا صرف ایک ہی حل ہے کہ تم خود علیم و خبیر اور منصف بننے کی بجائے حضورؑ پر دوبارہ ایمان لاکر آپ علیہ السلام کی تعلیم کی پیروی کرو اور موعودز کی غلام کی بعثت کا مقصد بھی یہی ہے کہ وہ آپ ایسے فاسقوں کو ہدایت کی راہ دکھا کر آپ سے حضورؑ کی بیعت کی تجدید کرائے۔حضورؑ فرماتے ہیں۔

''اُسکے عجائبات قدرت اِسی طرح پر ہمیشہ ظہور فرماتے ہیں کہ وہ غریبوں اور حقیروں کو عزت بخشتا ہے اور بڑے بڑے معززوں اور بلند مرتبہ لوگوں کو خاک میں ملا دیتا ہے۔بڑے بڑے علماء و فضلاء اُسکے آستانہ فیض سے بکلی بے نصیب اور محروم رہ جاتے ہیں اور ایک ذلیل حقیر اُمی جاہل نالائق منتخب ہو کر مقبولین کی جماعت میں داخل کر لیا جاتا ہے۔ہمیشہ سے اُسکی کچھ ایسی ہی عادت ہے اور قدیم سے وہ ایسا ہی کرتا چلا آیا ہے۔ وذالك فضل اللّٰه يؤتيه من يشآء۔'' (روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۱۴۱ حاشیہ)

صدیقی صاحب۔اگراللہ تعالیٰ نے اپنے قدیم سنت کے مطابق جماعت احمدیہ میں مجھ ایسے حقیر اُمی جاہل اور نالائق انسان کو چن کر اپنی موعود رحمت کی چادر میں لپیٹ لیا ہے تو کیا آپ کو اللہ تعالیٰ کا یہ فیصلہ پسند نہیں آیا جو مجھے اپنے دعویٰ مصلح موعود پر نظر ثانی کیلئے درخواستیں کر رہے ہو؟ یہ بھی واضح رہے کہ اللہ تعالیٰ کو اس قسم کی پیشگوئیاں میں خلق اللہ کی آزمائش بھی منظور ہوتی ہے اور اکثر ایسی پیشگوئیاں يُضِلُّ بِهٖ كَثِيْرًا وَّ يَهْدِىْ بِهٖ كَثِيْرًا (البقرہ۔۲۷) کا مصداق ہوتی ہیں۔اِسی سلسلہ میں حضورؑ علیہ السلام فرماتے ہیں۔

(۱) ''یہ بھی ایک سنت اللہ ہے کہ وہ اپنی پیشگوئیوں اور نشانوں کو اس طور سے ظہور میں لاتا ہے کہ وہ ایک خاص طائفہ کیلئے مفید ہوں جو اُسکے کاموں میں تدبر کرنیوالے اور سوچنے والے اور اِس کی حکمتوں اور مصالح کی تہہ تک پہنچنے والے اور عقل منداور پاکیزہ طبع اور لطیف الفہم اور زیرک اور متقی اور اپنی فطرت سے سعید اور شریف اور نجیب ہوں اور اس طائفہ کو وہ باہر رکھتا ہے جو سفلہ مزاج اور جلد باز اور سطحی خیالات والے اور حق شناسی سے عاجز اور سوءظن کی طرف جلد جھکنے والے اور فطرتی شکاوت کا اپنے پر داغ رکھتے ہیں۔وہ نافہموں کے دلوں پر رجس ڈال دیتا ہے یعنی کچھ پردہ رکھ دیتا ہے تب اُنکو نور ایک تاریکی دکھائی دیتا ہے اور اپنی آرزؤں کی پیروی کرتے ہیں اور اُنکو چاہتے ہیں اور سوچنے کا مادہ نہیں رکھتے۔اور خدا تعالیٰ کی اس فعل سے غرض یہ ہوتی ہے کہ خبیث کو طیب کیساتھ شامل نہ ہونے دے اور اپنے نشانوں پر ایسے پردے ڈال دے جو ناپاک طبع کو پاکوں کے ساتھ شامل ہونے سے روک دیں اور پاک طبع لوگوں کا ایمان زیادہ کریں اور علم زیادہ کریں اور معرفت زیادہ کریں۔اور صدق و ثبات میں ترقی دیں اور اُنکی زیرکی اور حقائق شناسی دنیا پر ظاہر کریں اور ان کو اِس کسر شان اور بے عزتی سے محفوظ رکھیں جو اس حالت میں متصور ہے۔کہ جب ایک کج طبع اور سفلہ خیال اور نفس پرست اور نادان ان کی جماعت میں شامل ہو جائے اور ان کے ہم پہلو جگہ لے اور چونکہ خدا تعالیٰ کا ارادہ ہوتا ہے جو اُسکی جماعت کے آب زلال کیساتھ کوئی پلید مادہ نہ مل جائے۔اس لیے وہ ایسی خصوصیت کیساتھ اپنے نشانوں کو ظاہر کرتا ہے کہ جس خصوصیت سے غبی اور ناپاک طبع لوگ حصہ نہیں لے سکتے۔اور صرف اس رفیع الشان نشان کو رفیع الشان لوگ دریافت کرتے ہیں۔اور اپنے ایمان کو اس سے زیادہ کرتے ہیں اور خدا تعالیٰ قادر تھا کہ کوئی ایسا نشان دکھاتا کہ تمام موٹی عقل کے آدمی اور پست فطرت انسان جو صدہا نفسانی زنجیروں میں مبتلا ہیں بدیہی طور پر اپنی نفسانی خواہشوں کے مطابق اُس کو مشاہدہ کر لیتے۔مگر درحقیقت نہ کبھی ایسا ہوا اور نہ ہوگا اور اگر کبھی ایسا ہوتا اور ہر ایک کج فطرت اپنی خواہشوں کے مطابق نشان دیکھ کر تسلی پا لیتے تو گو خدا تعالیٰ تو ایسا نشان دکھلانے پر قادر تھا اور اس بات پر قدرت رکھتا تھا کہ تمام گردنیں اس نشان کی طرف جھک جائیں اور ہر ایک نوع فطرت اُس کو دیکھ کر سجدہ کرے مگر اس دنیا میں جو ایمان بالغیب پر اپنی بنا رکھتی ہے اور تمام مدار نجات پانے کا ایمان بالغیب پر ہے وہ نشان حامی ایمان نہیں ہوسکتا تھا۔بلکہ ربانی وجود کا سارا پردہ کھول کر ایمانی انتظام کو بکلی برباد کر دیتا اور کسی کو اس لائق نہ رکھتا کہ وہ خدا تعالیٰ پر ایمان لاکر ثواب پانے کا مستحق رہے کیونکہ بدیہیات کا ماننا ثواب کا موجب نہیں ہوسکتا۔'' (روحانی خزائن جلد ۹ صفحہ ۲۰۔۲۱)

(۲) ''یہ بات یاد رکھنے کے لائق ہے اور پہلے بھی ہم کئی مرتبہ ذکر کر آئے ہیں کہ جس قدر پیشگوئیاں خدا تعالیٰ کی کتابوں میں موجود ہیں ان سب میں ایک قسم کی آزمائش اِرادہ کی گئی ہے۔اس میں کچھ شک نہیں کہ اگر کوئی پیشگوئی صاف اور صریح طور پر کسی نبی کے بارہ میں بیان کی جاتی تو سب سے پہلے مستحق ایسی پیشگوئیوں کے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔'' (روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۲۳۹)

صدیقی صاحب۔جیسا کہ آپکے عزیز اور مکرم بھائی مجید احمد صاحب نے کہا کہ اس عاجز کو عربی نہیں آتی اور خاکسار تو ببانگ دہل کہہ رہا ہے کہ میں تو بچپن میں کسی سے قرآن کریم ناظرہ بھی نہ پڑھ سکا لہٰذا آپ میری طرف سے اپنے عزیز بھائی جناب مجید احمد صاحب کو کہیں کہ وہ خلیفہ صاحب اور جماعتی جید علماء کو کہیں کہ میں نے اچھی طرح دیکھ لیا ہے اور چیک کر لیا ہے کہ مدعی موعودز کی غلام مسیح الزماں کو تو عربی بھی نہیں آتی اور وہ خود اقرار کرتا ہے کہ اُس نے تو کسی سے قرآن کریم ناظرہ بھی نہیں پڑھا ہے۔پھر ایسے اُمی بے علم انسان کو قابو کرنا اور دلائل کے میدان میں شکست فاش دینا نہ صرف ممکن بلکہ یقینی بات ہے۔اور پھر اس عاجز کی طرف سے آپ کو کھلی اجازت ہے کہ تمام احمدیوں کے افادۂ کیلئے یہ ساری

کاروائی ایم ٹی اے پر براہ راست نشر کی جائے تا کہ دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی ہو جائے۔ آج پھر خاکسار آپ سب لوگوں کو حلفاً کہتا ہے کہ دارالحمد لاہور میں ایک مبارک سجدہ میں اپنے آقا حضرت مہدی و مسیح موعودؑ کی علم سے متعلقہ مقبول اِلہامی دعائیں پڑھ کر جب اُٹھا تو میرے خدا نے مجھے بشارت دے کر کہا تھا کہ اے عبدالغفار'' میں تجھے اپنی جناب میں رجسٹر کرتا ہوں اور اب میں تجھے اپنی جناب سے علم دونگا اور تو لوگوں کو لا جواب کر دے گا''اس واقعہ کو اب اُٹھائیس سال ہونے والے ہیں اور خاکسار نے اللہ تعالیٰ کی اس بشارت کو خلیفہ رابع صاحب کے آگے کھول کر رکھ دیا تھا۔ آپکا موجودہ بے علم خلیفہ تو واقعی خدا کا بنایا ہوا خلیفہ ہے لیکن میرے مصدق خلیفہ رابع صاحب وہ خلیفہ تھا جو لوگوں کو علمی مقابلہ کیلئے للکارا کرتا تھا۔ جب حضرت مہدی و مسیح موعودؑ کے اس موعود زکی غلام نے اُسے علمی گفتگو کیلئے بلایا تو پھر خلیفہ رابع صاحب کی حالت کیا تھی؟ میں اسکے متعلق زیادہ کچھ نہیں کہتا۔ آپ سب ۱۰۔ جون ۲۰۰۲ء سے لے کر اُنکی وفات ۱۹۔ اپریل ۲۰۰۳ء تک اُنکے خطبات جمعہ کو ملاحظہ فرمالیں۔ صدیقی صاحب۔ آپ اپنے عزیز اور مکرم بھائی مجید احمد صاحب سے کہیں کہ وہ اپنے موجودہ بے علم خلیفہ اور جماعتی جید علماء کو لے کر مجھ ایسے اُمی اور نالائق انسان کا علمی مقابلہ کرنے کیلئے میدان میں آئے۔ ہماری اس علمی گفتگو کے دو (۲) مثبت نتائج برآمد ہونگے۔ ایک تو لوگ پیشگوئی مصلح موعود کی حقیقت سے واقف ہو کر موجودہ گوگو کی حالت سے باہر آجائیں گے اور دوسرے آپکے عزیز اور مکرم بھائی مجید احمد صاحب کو میرے علم قرآن کا بھی پتہ چل جائیگا۔ صدیقی صاحب۔ کیا یہ میری تجویز غلط ہے؟ ہرگز غلط نہیں۔ اگر آپکا یہ عزیز اور مکرم بھائی اپنے خلیفہ اور جماعتی جید علماء کو لے کر مجھ ایسے اُمی اور حقیر انسان کے مقابلہ کیلئے میدان میں نہ آیا تو پھر میری طرف سے لعنت اللہ علی الکاذبین۔

نورِ خدا ہے کفر کی حرکت پہ خندہ زن　　پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا

☆۔''اور اگر آپ نے دین اسلام کی خدمت بطور مجدد کرنی ہے تو سو بسم اللہ جس طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے پہلے تیرہ مجددین گزرے ہیں اُنہوں نے ہرگز یہ دعویٰ نہ کیا کہ وہ مجدد ہیں بلکہ عملی رنگ میں اُنہوں نے دین کی جو خدمت کی ہے وہ خدا کی سند خوشنودی حاصل کر چکے ہیں۔ اللہ اُن سے اور وہ اللہ سے راضی ہو گئے اور یہی انسانی زندگی کا نچوڑ اور مقصود ہے۔ دعوے کرنے والے دنیا میں بہت ہیں مگر عمل کرنیوالوں کا فقدان ہے۔''

الجواب۔ آپ اپنے علم کے فقدان کی وجہ سے یہ کہہ رہے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے پہلے بارہ مجددین میں سے کسی مجدد نے اپنے مجدد ہونے کا دعویٰ نہیں کیا تھا ورنہ کئی مجددوں مثلاً مجدد الف ثانیؒ اور حضرت امام غزالیؒ وغیر نے باقاعدہ اپنے مجدد ہونے کے دعاوی کیے تھے۔ یہ بھی واضح رہے کہ حضرت مہدی و مسیح موعودؑ سے پہلے بارہ مجددین میں سے کوئی بھی مجدد موعود نہیں تھا۔ اُمت محمدیہ میں آنحضرت ﷺ نے اپنے بعد صرف دو مجددوں کو موعود قرار دیا ہے۔ یہ بھی واضح رہے کہ باقی عام مجددین بھلے مجدد ہونے کا دعویٰ نہ کریں لیکن ان دونوں موعود مجددوں نے اللہ تعالیٰ سے خبر پا کر ضرور دعویٰ کرنا تھا۔ آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں۔

(۱)''عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰہ عَنْہُ مَرْفُوْ عًا قَالَ لَنْ تَھْلُکَ اُمَّۃ'' اَنَا فِیْ اَوَّ لِھَا وَعِیْسیٰ بْنُ مَرْیَمَ فِیْ اٰخِرِھَا وَالْمَھْدِیُ وَسَطِھَا۔ ''(کنز العمال ۲/۱۸۷۔ جامع الصغیر ۲/۱۰۴ بحوالہ حدیقۃ الصالحین صفحہ ۴۰۲) ترجمہ۔ حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔ وہ اُمت ہرگز ہلاک نہیں ہو سکتی جس کے شروع میں، میں اور آخر میں عیسیٰ بن مریم اور درمیان میں مہدی ہونگے۔

صدیقی صاحب۔ آنحضرت ﷺ کے درج بالا مبارک ارشاد کے مطابق مہدی اور عیسیٰ ابن مریم اپنی اپنی صدیوں کے دونوں موعود مجدد ہیں۔ جب وہ دونوں دنیا میں ظاہر ہونگے کیا وہ اپنے موعود مجدد ہونے کا دعویٰ نہیں کریں گے؟ اور اگر وہ دعویٰ نہیں کریں گے تو پھر لوگوں کو کیسے پتہ چلے گا کہ کون مہدی موعود تھا اور کون مسیح عیسیٰ ابن مریم تھا؟

(۲)''عَنْ جَعْفَرٍؓ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اَبْشِرُوْا اَبْشِرُوْا۔۔۔ کَیْفَ تَھْلِکُ اُمَّۃٌ اَنَا اَوَّلُھَا وَالْمَھْدِیُّ وَسْطُھَا وَالْمَسِیْحُ اٰخِرُھَا وَلٰکِنْ بَیْنَ ذَالِکَ فَیْجٌ اَعْوَجُ لَیْسُوْا مِنِّیْ وَلَا اَنَا مِنْھُمْ۔ رواہ رزین۔''(مشکوۃ شریف جلد ۳ صفحہ ۲۹۳) ترجمہ۔ جعفرؓ اپنے والد سے انہوں نے اپنے دادا (حضرت امام حسینؓ۔ ناقل) سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم خوش ہو ؤ اور خوش ہو ؤ۔۔۔۔ وہ اُمت کیسے ہلاک ہو جس کے اوّل میں، میں ہوں، مہدی اُسکے وسط میں اور مسیح اُسکے آخر میں ہے۔ لیکن اِسکے درمیان **ایک کجرو جماعت** ہوگی اِنکا میرے ساتھ کوئی تعلق نہیں اور میرا اِنکے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔

صدیقی صاحب۔ آپ کو علم ہے کہ آنحضرت ﷺ کے مبارک ارشاد کے مطابق یہ کجرو جماعت کون ہے؟ یاد رکھیں کہ جماعت احمدیہ قادیانی گروپ جس کے اس وقت آپ ممبر ہیں ہی وہ جماعت ہے جس کو خلیفہ ثانی صاحب اور اِسکے جانشینوں نے کجرو بنایا ہے۔ اسی طرح محمدی مریم حضرت مہدی و مسیح موعودؑ فرماتے ہیں۔

(۱)''اس مسیح کو بھی یاد رکھو جو اس عاجز کی ذریت میں سے ہے جس کا نام ابن مریم بھی رکھا گیا ہے کیونکہ اس عاجز کو براہین میں مریم کے نام سے بھی پکارا ہے۔''(روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۳۱۸)

(۲) اللہ تعالیٰ نے محمدی مریم یعنی حضرت مہدی و مسیح موعودؑ کو بشارت دیتے ہوئے اِلہاماً فرمایا تھا۔ زدرگاہِ خدا مردے بصد اعزازمی آید مبارک بادت اے مریم کہ عیسیٰ بازمی آید

ترجمہ۔خدا کی درگاہ سے ایک مرد بڑے اعزاز کیساتھ آتا ہے۔اے مریم تجھے مبارک ہو کہ عیسیٰ دوبارہ آتا ہے (تذکرہ صفحہ۔۶۸۴)
صدیقی صاحب۔محمدی مریم حضرت مرزا غلام احمدؑ نے اپنے بعد جس مسیح ابن مریم کی خبر دی ہے یہ مسیح ابن مریم ۲۰۔فروری ۱۸۸۶ء کی اِلہامی پیشگوئی میں بشارت دیا گیا موعود زکی غلام مسیح الزماں ہی ہے۔اسی زکی غلام کو اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ کہہ کر بھی پکارا ہے۔حضرت مہدی و مسیح موعودؑ کے بعد آئندہ زمانے میں جب یہ زکی غلام عیسیٰ ابن مریم نازل ہوگا تو کیا وہ اپنے موعود مجدد ہونے کا دعویٰ نہیں کرے گا؟ اگر وہ اللہ تعالیٰ سے علم پا کر دعویٰ نہیں کرے گا تو پھر اُمت محمدیہ اور احمدیوں کو کیسے یہ پتہ لگے گا کہ محمدی مریم کا موعود زکی غلام اور عیسیٰ ابن مریم آگیا ہے۔

☆۔''آپکے بقول اللہ آپ کیساتھ ہے تو پھر دنیا سے ڈرنا کیا معنی رکھتا ہے؟ آپ اپنا کام کیے جائیں اگر اللہ آپ کیساتھ ہے تو کامیابی آپکا مقدر ہے۔''

الجواب۔آپ کو کس نے کہا ہے کہ خاکسار دنیا سے ڈرتا ہے۔خاکسار تو ۱۹۹۳ء سے لے کر اب تک جماعت احمدیہ اور باقی دنیا کو اپنے مقابلہ کیلئے بلا رہا ہے لیکن جماعت احمدیہ کیساتھ ساتھ جیسے سب کو سانپ سونگھ گیا ہے۔آپ نے شاید میرے مضامین اور کتب نہیں پڑھی ہیں۔اور اگر پڑھی ہوتیں تو پھر شاید آپ ایسی احمقانہ بات اپنے منہ پر نہ لاتے۔صدیقی صاحب۔گواہ رہنا۔میرے آقا حضرت مہدی و مسیح موعودؑ نے اللہ تعالیٰ سے خبر پا کر اپنے رسالہ ''تجلیات اِلٰہیہ'' میں فرمایا تھا۔''اور میرے فرقہ کے لوگ اس قدر علم اور معرفت میں کمال حاصل کریں گے کہ اپنی سچائی کے نور اور اپنے دلائل اور نشانوں کے رو سے سب کا منہ بند کر دینگے۔''(تذکرہ صفحہ ۵۱۷۔روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۴۰۹)

حضور علیہ السلام نے اپنی اس پیشگوئی میں جس قسم کے علم کا ذکر فرمایا ہے وہ علم عرفان باری تعالیٰ سے تعلق رکھتا ہے۔واضح رہے کہ اللہ تعالیٰ نے ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کی اِلہامی پیشگوئی کے ذریعے اپنے برگزیدہ بندے (مہدی و مسیح موعود) کیساتھ آپکے موعود زکی غلام کے متعلق یہ فرما کر کہ ''وہ سخت ذہین و فہیم ہوگا۔اور دل کا حلیم۔اور علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا۔اور وہ تین کو چار کرنیوالا ہوگا۔(اسکے معنی سمجھ میں نہیں آئے) دوشنبہ ہے مبارک دوشنبہ۔فرزند دلبند گرامی ارجمند۔مَظْهَرُ الْاَوَّلِ وَ الْاٰخِرِ۔مُظْهَرُ الْحَقِّ وَ الْعَلَآءِ کَاَنَّ اللّٰہَ نَزَلَ مِنَ السَّمَآءِ۔''اُسے کامل علم و معرفت دینے کا وعدہ فرمایا ہوا ہے۔حضورؑ کی مندرجہ بالا پیشگوئی میں علم و معرفت میں جس کمال کا ذکر فرمایا گیا ہے۔جماعت احمدیہ میں علم و معرفت میں کمال کی یہ خلعت صرف اور صرف موعود زکی غلام کی قسمت میں لکھی گئی تھی۔یہ علم و معرفت میں کمال ہی تو ہے جو اس عاجز کو اِلہامی نظریہ نیکی خدا ہے (Virtue is God) کے ذریعے بخشا گیا ہے۔خاکسار کو ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کی اِلہامی پیشگوئی کی حقیقت کا جو علم بخشا گیا ہے۔اِس علم کی روشنی میں خاکسار نہ صرف خلیفہ ثانی صاحب کے دعویٰ مصلح موعود کو قرآن کریم اور زکی غلام سے متعلقہ مبشر کلام اِلٰہی کی روشنی میں قطعی طور پر جھٹلا چکا ہے بلکہ میدان میں کھڑے ہو کر مدت سے علم و معرفت میں مقابلہ کیلئے سب کو بلا رہا ہے۔جماعت احمدیہ کے خلفاء اور علماء نے میرا مقابلہ کرنے کی بجائے مکمل طور پر چپ سادھ رکھی ہے۔میرا آقا حضرت مہدی و مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔''کیا تم خدا کو بغیر خدا کی تجلی کے پا سکتے ہو؟''(اسلامی اصول کی فلاسفی۔روحانی خزائن جلد ۱۰ صفحہ ۴۴۳) اس عاجز نے اپنے آقا کی پیروی میں اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم کیساتھ علم و عرفان میں کمال کی اس نعمت کو کامل طور پر پایا ہے۔اور اللہ تعالیٰ نے علم و معرفت کے سلسلہ میں میرے آقا کی درج بالا پیشگوئی کو مجھے ۲۰۔فروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی مصلح موعود کا مصداق بناتے ہوئے اس عاجز کے وجود میں کامل طور پر پورا فرمایا ہے۔مذہب کے علاوہ دنیا کے سائنسدانوں اور فلسفیوں کو بھی میری طرف سے دعوت عام ہے کہ وہ آکر علم و عرفان میں اس عاجز کا مقابلہ کر کے دیکھ لیں۔عرصہ دراز سے میرے مقابلہ پر کوئی نہیں آیا لیکن جب بھی کوئی آئے گا تو اِنشاء اللہ تعالیٰ اُسے منہ کی کھانی پڑے گی کیونکہ میں خدا تعالیٰ کی ایک مجسم قدرت ہوں۔

قدرت سے اپنی ذات کا دیتا ہے حق ثبوت — اُس بے نشاں کی چہرہ نمائی یہی تو ہے

صدیقی صاحب۔میں نے سنا ہے کہ جب کسی نے آپ سے کہا کہ اگر آپ عبدالغفار جنبہ کو نعوذ باللہ جھوٹا سمجھتے ہو تو اُسے اپنے مقابلہ پر بلا کر اُسکے دلائل و براہین کا جواب کیوں نہیں دیتے۔آپ نے جواباً فرمایا کہ ہم کسی عام آدمی کی باتوں کا جواب نہیں دیا کرتے۔صدیقی صاحب۔اللہ تعالیٰ نے اپنے ایک برگزیدہ بندے حضرت مرزا غلام احمدؑ کو اوائل فروری ۱۸۸۶ء میں ایک زکی غلام کی بشارت بخشی تھی۔حضورؑ نے اپنے اس زکی غلام کو مصلح موعود کا لقب دیا تھا۔اللہ تعالیٰ نے اپنے اِلہامی کلام میں اس موعود زکی غلام کو بہت سارے انبیاء (مسیح عیسیٰ ابن مریم، یوسف اور یحییٰ وغیرہ) کے صفاتی نام دینے کیساتھ ساتھ اُسے فخر الرسل اور قمر الانبیاء بھی قرار دیا ہے۔اس اِلہامی پیشگوئی مصلح موعود کو جھوٹے طور پر حضورؑ کے ایک بیٹے مرزا بشیر الدین محمود احمد نے نہ صرف اپنے اوپر چسپاں کر لیا بلکہ ۱۹۱۴ء سے بالعموم اور ۲۸ جنوری ۱۹۴۴ء کو جھوٹا دعویٰ مصلح موعود کر کے بالخصوص ہر سال یوم مصلح موعود منا منا کر سادہ دل احمدیوں کے دل و دماغ کے علاوہ اُنکی عادات میں بھی داخل کر دیا گیا ہے۔موعود زکی غلام کے یہ دونوں القاب یعنی قمر الانبیاء اور نافلہ موعود میں سے ایک اپنے بھائی مرزا بشیر احمد صاحب پر چسپاں کر دیا اور دوسرا اپنے بیٹے مرزا ناصر احمد پر چسپاں کر لیا حالانکہ ان دونوں وجودوں (بھائی اور بیٹے) نے کبھی اِن القابات کے مصداق ہونے کا دعویٰ نہیں کیا تھا۔صدیقی صاحب۔واضح رہے کہ یہ سارے القاب موعود زکی غلام کے ہی ہیں۔خاکسار نہ صرف موعود زکی غلام مسیح الزماں ہونے کا مدعی ہے بلکہ مجدد صدی پانزدہم کیساتھ درج بالا القابات کا بھی دعویٰ کرتا ہے۔اور پھر یہ دعویٰ بھی حلفاً کرتا ہے کہ یہ سارا علم مجھ اُمی کو اللہ تعالیٰ نے دیا ہے۔دار الحمد میں ایک مبارک سجدہ سے اُٹھنے کے بعد اللہ

تعالیٰ کی طرف سے یہ الفاظ میرے دل میں کئی دفعہ ڈالے گئے (بلکہ اتنی دفعہ اور اتنی شدت سے ڈالے گئے کہ میں حیران رہ گیا) کہ لوگوں کو کہہ دے۔

"I know nothing but what Almighty God wished me to know"

''میں کچھ نہیں جانتا سوائے اُسکے جو میرے ربّ نے چاہا ہے کہ میں جانوں''۔

صدیقی صاحب۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام میں موعودز کی غلام مسیح الزماں کے نزول کو ''بہت مبارک اور جلال اِلٰہی کے ظہور کا موجب'' قرار دیا ہوا ہے۔ جماعت احمدیہ میں ایک اُمی انسان نے اللہ تعالیٰ سے رُوح القدس پا کر نہ صرف خلیفہ ثانی صاحب کے جھوٹے دعویٰ مصلح موعود بلکہ دیگر جماعتی جھوٹے عقائد (جنہیں گھڑ کر افراد جماعت کو گمراہ کیا گیا ہے) کے بھی دلائل و براہین کیساتھ پرخچے اُڑا دیئے ہیں۔ اور پھر یہ بھی کہ اُس نے سب سے پہلے یہ باتیں عام احمدیوں کو نہیں بتائیں بلکہ آپکے نامی خلیفہ رابع صاحب کے آگے نہ صرف بیان کیں بلکہ اُنہیں کہا کہ جناب خلیفہ صاحب آیئے سچ اور جھوٹ کا فیصلہ کرلیں۔ صدیقی صاحب۔ آپکا یہ نامی خلیفہ رابع اپنی ناکامی و نامرادی کا یہ غم اپنے سینے میں دبائے اس دنیا سے بڑی حسرت و یاس کیساتھ کوچ کر گیا ہے۔ صدیقی صاحب۔ ایک ایسا انسان جو حضورؑ کی موعود غلامی کے دعویٰ کیساتھ میدان میں کھڑے ہو کر ۱۹۹۳ء سے جماعتی خلفاء، علماء اور احمدیوں کو اپنے مقابلہ کیلئے بلا رہا ہے۔ آپ ایسا احمق اُسے عام انسان کہہ رہا ہے۔ اس سے بڑا جھوٹ اور کذب بیانی اور کیا ہوسکتی ہے؟؟؟ آپ اپنی قسمت پر روئیں اور اُس مصلح موعود اور اُن تمام نام نہاد خلیفوں کو دعائیں دیں جنہوں نے تم سب احمدیوں کو اس ذلت کے مقام پر لا کھڑا کیا ہے۔ یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اور اُسکے رسول ﷺ اور اُسکے مہدی و مسیح موعود پر سچے دل سے ایمان لانیوالوں کی یہ شان نہیں ہوا کرتی۔ ایسی ذلت کے مقام اُنہیں ملا کرتے ہیں جو بظاہر اللہ تعالیٰ اور اُسکے رسول ﷺ اور اُسکے مہدی و مسیح موعود پر ایمان لانے کا دم بھرتے ہوں لیکن دل میں نہانی طور پر فاسق، مرتد، منافق اور بت پرست ہو چکے ہوں۔ بقول بلھے شاہ ؎ سچ آکھیاں بھانبھڑ مچدا اے

☆۔ ''مسیح موعود علیہ السلام کے زمانے میں بھی اسی طرح کے دعوے دار تھے جنہوں نے حضورؑ کے خلاف کفر کے فتوے بھی دیئے مگر حضورؑ اپنے مشن میں نعوذ باللہ ناکام ہوئے؟ آخر میں ایک بات کر کے اپنی بات کو ختم کرتا ہوں۔ آپ مسیح موعودؑ کو اللہ کا نبی مانتے ہیں حضورؑ فرماتے ہیں جماعت احمدیہ خدا کے ہاتھ کا لگایا ہوا پودا ہے اور آپ اسی جماعت کی شدت سے مخالفت کرتے ہوئے نہ صرف مسیح موعود علیہ السلام کا انکار کر رہے ہے بلکہ اس خدا کا بھی جس نے اس جماعت کو قائم فرمایا۔''

الجواب۔ صدیقی صاحب۔ کیا آپ نے یہ الفاظ ہوش وحواس میں لکھے ہیں؟ میں تو آپ کو پڑھا لکھا صحافی سمجھ رہا تھا لیکن آپ تو بالکل احمق اور دماغ سے خالی انسان ہیں۔ میرے آقا حضرت مہدی و مسیح موعود علیہ السلام پر بھی اُس وقت کے جاہل مولویوں نے ایسے ہی الزامات لگائے تھے جس قسم کے جھوٹے الزامات آپ مجھ پر لگا کر اپنے مردہ دل کی بھڑاس نکال رہے ہیں۔ خاکسار پھر وہی تجویز جس کا ذکر پہلے کر چکا ہے کہ آپ اپنے عزیز اور مکرم بھائی مجید احمد صاحب اور جناب سید مبشر احمد صاحب کو بھی اپنے ساتھ ملا لیں اور پھر آپ تینوں بڑی منت سماجت کر کے اپنے بے علم خلیفہ اور اپنے جید علماء کو میرے علمی مقابلہ کیلئے میدان میں لائیں۔ میری طرف سے آپ کو کھلی اجازت ہے کہ آپ اس کاروائی کو اپنے جماعتی چینل (M T A) پر برائے راست دکھائیں۔ اِنشاء اللہ تعالیٰ احمدی بھی اس کاروائی کو دیکھ کر پیشگوئی مصلح موعود کی حقیقت (جس سے اُنہیں ایک صدی تک لاعلم رکھا گیا ہے) سے آگاہ ہونگے اور باقی دنیا بھی اس کاروائی کو دیکھ کر جھوٹوں پر ذلت اور گمراہوں پر قیامت کا نظارہ کرے گی۔ اور پھر اس علمی میدان میں کامل طور پر ثابت ہوجائے گا کہ ہم میں سے کون اللہ تعالیٰ کا اور اُسکے کلام کا انکار کر رہا ہے جو اُس نے اپنے پیارے نبی ﷺ پر نازل فرمایا تھا؟ ہم میں سے کون آنحضرت ﷺ اور آپکے کلام کا انکار کر رہا ہے؟ ہم میں سے کون حضرت مہدی و مسیح موعودؑ اور آپکے کلام کا انکار کر رہا ہے؟ ہم میں سے کس نے حضرت مہدی و مسیح موعودؑ کی قائم کردہ جماعت کی مخالفت کی ہے اور کس نے مکروہ اور نجس دنیا اور دنیاوی جاہ وجلال کی خاطر حضورؑ کی قائم کردہ جماعت کا بیڑہ غرق کیا ہے؟ اور یہ بھی ثابت ہوجائے گا کہ ہم میں سے کون اللہ تعالیٰ اور اُسکے رسول ﷺ اور اُسکے مہدی و مسیح موعود علیہ السلام کی کامل فرمانبرداری کرنیوالا ہے اور ہم میں سے کون منافق، فاسق اور مرتد ہے۔؟ صدیقی صاحب کیا آپ اس کیلئے تیار ہیں؟؟ ؎ صلائے عام ہے یارانِ نکتہ داں کیلئے

نشاں کو دیکھ کر اِنکار کب تک پیش جائے گا   ارے اِک اور جھوٹوں پر قیامت آنے والی ہے
خدا رُسوا کرے گا تم کو میں اعزاز پاؤں گا   سنو اے منکرو! اب یہ کرامت آنے والی ہے

خیر اندیش
عبدالغفار جنبہ/کیل۔ جرمنی
موعودز کی غلام مسیح الزماں (مجدد صدی پانزدہم)
مورخہ ۱۰۔ ستمبر ۲۰۱۱ء

Jamaat Ahmadiyya Islah Pasand e.V.
Postfach 65 45
24126 Kiel / Germany
www.alghulam.com

☆☆☆☆☆☆☆